Regd No E.P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳-۵۰
ممالک غیر ۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۷ | ۱۷ر وفا ۱۳۳۷ ہش ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ - ۱۷ر جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ر جولائی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مری میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور حضور کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا غلبۂ اسلام کے وہ وعدے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کے وجود باجود کے ساتھ وابستہ فرمائے ہیں وہ بہ تمام وکمال پورے ہوں۔ جماعت پر حضور کے جو بے شمار احسانات ہیں وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ ہم اپنی خاص دعائیں حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے وقف کردیں۔

— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال ڈلہوزی میں تشریف فرما ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ اور صدر ناصر

موقر شامی جریدہ "صوت العرب" کا ایک تراشہ

پچھلے دنوں بعض پاکستانی جرائد کی نقل میں ہندوستان سے شائع ہونے والے بعض اخبارات نے اس بے بنیاد خبر کو خوب اچھالا کہ مصر و شام کی متحدہ جمہوریہ کے رئیس جمال عبد الناصر نے یونائیٹڈ جمہوریہ کے اندر جماعت احمدیہ کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام دفاتر و مراکز پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ خبر ایسی نہ تھی جسے بغیر تصدیق و تحقیق ہوا دی جاتی۔ مگر افسوس کہ اسلام کا دم بھرنے والوں کی طرف سے یہ غیر اسلامی کارروائی عمل میں آئی اور وقتی طور پر اس پر خوشی بھی ہوئے۔ لیکن جماعت احمدیہ نے اس خبر کو سراسر مبالغہ آمیز قرار دیتے ہوئے اس کی تردید کی۔ بلکہ واضح طور پر لکھا کہ حال ہی میں جماعت کے شامی مبلغ السید منیر الحصنی نے جمال عبد الناصر کو اپنی جماعت کی بعض کتب بھیجی تھیں جس پر کرنل ناصر نے نہ صرف ان کا شکریہ ادا کیا۔ بلکہ اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ عوام بھی ان کتب سے فائدہ اٹھائیں گے۔ چنانچہ ان کا یہ خط دمشق کے مشہور اخبار "صوت العرب" مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا۔ جس کا حسب ذیل اخبار نوائے وقت لاہور بابت ۵ر جولائی ۱۹۵۸ء میں مراسلات کے کالم میں شائع ہوا ہے۔ اس کو مع ترجمہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے اس تراشے کو دیکھنے کے بعد حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کس طرح ہمارے مخالفین ہمارے حسن کو بھی قبیح ثابت کرنے کیلئے جھوٹ بولتے اور من گھڑت خبریں شائع کرکے اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو نیک ہدایت بخشے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مع الطائفة الاحمدية

يتلقى كتابا رقيقا من سيادة

الرئيس جمال عبد الناصر

كان السيد منير الحصني ممثل الطائفة الاحمدية في دمشق أهدى سيادة الرئيس جمال عبد الناصر بعض الكتب الاحمدية فأجابه سيادته على هديته بما يلي :

بسم الله الرحمن الرحيم

رياسة الجمهورية

مكتب الرئيس

السيد منير الحصني الاحمدي

سورية

تحية طيبة وبعد

فأشكر لك اهداءك الي كتابيك «المودودي في الميزان» و «الشيخ الاكبر محي الدين بن عربي وبقاء النبوة» من تأليفك وكتاب «فلسفة الاصول الاسلامية» الذي قمت بنشره وارجو أن ينتفع الناس بهذه الكتب القيمة

وفقنا الله جميعا ووحد خطانا والله اكبر والعزة للعرب

القاهرة في ۱۹۵۸/۵/۱۱

رئيس الجمهورية

جمال عبد الناصر

ترجمہ:- "جماعت احمدیہ کے نمائندے کے نام صدر جمال عبد الناصر کا خط

دمشق میں جماعت احمدیہ کے نمائندے السید منیر الحصنی نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبد الناصر کی خدمت میں اپنی جماعت کی بعض کتب ارسال کی تھیں جس پر صدر موصوف نے مندرجہ ذیل جوابی خط بھجوایا ہے:-

"میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی کتابیں "المودودی فی المیزان" اور "الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی و بقاء النبوۃ" بھجوائی ہیں۔ اسی طرح "فلسفۃ الاصول الاسلامیہ" بھی جو آپ نے شائع کی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ عوام ان قابل قدر کتابوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں راستی پر قائم رکھے۔ اللہ اکبر و العزۃ للعرب

القاہرہ ۱۱/۵/۱۹۵۸

رئیس الجمہوریہ

جمال عبد الناصر"

سمال سیونگ سکیم میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرضہ کی امداد

جناب سردار جگت سنگھ صاحب ایس ڈی ایم کی طرف سے شکریہ کی چٹھی

احمدیہ جماعت قادیان اپنی روایات کے ماتحت ملکی ترقی کی سکیموں میں گورنمنٹ سے ساتھ تعاون کرتی رہتی ہے۔ اب بھی جبکہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ انجمن کی طرف سے گذشتہ دنوں گورنمنٹ کی سمال سیونگ سکیم میں دس ہزار روپیہ بطور قرضہ جمع کرایا گیا تھا۔ اس کے بعد ایس ڈی ایم صاحب بٹالہ کی مزید تحریک پر مورخہ ۵ جون ۵۸ء کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ کی رقم سرکاری خزانہ میں داخل کی گئی۔ اس سلسلہ میں جناب سردار جگت سنگھ صاحب ایس ڈی او بٹالہ نے مندرجہ ذیل چٹھی جناب ناظر صاحب امور عامہ کی خدمت میں شکریہ کے طور پر لکھی ہے۔

از طرف سردار جگت سنگھ صاحب پی سی ایس
سب ڈویژنل آفیسر (سول) بٹالہ

بخدمت ناظر صاحب امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان

چٹھی نمبر ۲۵۸۱ مورخہ ۷ جون ۵۸ء

بحوالہ آپ کی چٹھی ۵۰-۱/۵۸/۱۶-F مورخہ ۵۸-۷-۹ بابت ادخال مبلغ پانچ ہزار روپیہ بمد سمال سیونگ سکیم میں ان کوششوں کو جو احمدیہ جماعت قومی مفاد کی ترقی کے لئے کر رہی ہے بہت قدر نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ آئندہ بھی گورنمنٹ کے قومی منصوبوں کی ترقی کے لئے اسی قسم کے تعاونی جذبہ سے کام لیں گے۔"

(دستخط) سردار جگت سنگھ (صاحب)
سب ڈویژنل آفیسر بٹالہ

جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ سالانہ ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ لہٰذا احباب خود بھی تشریف لائیں اور دوسرے احباب کو بھی ہمراہ لانے کی سعی فرمادیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے لدھیانہ آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ــــ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۵۸ء

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

احباب جماعت کو نظارت دعوت و تبلیغ کے اعلان سے اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اس سال بتاریخ ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر منعقد ہو رہا ہے۔ گویا ان مبارک ایام میں صرف تین ماہ باقی ہیں۔ خدا نے زندگی دی تو یہ بھی گذر جائیں گے۔ اور مخلصین کو ان ایام میں دیار محبوب کی زیارت کا پھر ایک موقع میسر آئے گا!! امید ہے کہ احباب کرام اپنی اپنی جگہ اس میں شمولیت کی خاطر مناسب تیاری میں مصروف ہوں گے۔

ہر قوم اپنے مقصد کے پیش نظر سیاسی اور تمدنی اجتماعات کرتی ہے۔ اور اس موقعہ پر منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے گذشتہ حالات پر تنقیدی نگاہ ڈالتی اور مستقبل کے لئے فکر و تدبر سے ایسی راہ نکالتی ہے۔ جو اس کے گوہر مقصود کو زیادہ آسان اور سہل الحصول بنا دے۔ مگر ہمارا یہ اجتماع تمام تر روحانی اغراض و مقاصد کے پیش نظر منعقد ہوتا ہے۔ اسلئے روح کو صیقل کرنے اور دل میں تازہ اور حقیقی ایمان پیدا کرنے کے لئے اس میں شمولیت ایک عمدہ اور بہتر موقع ہے۔ چنانچہ اس بات کا ذاتی تجربہ ہر وہ شخص کر لیتا ہے۔ جو اس پاک جذبہ کے ماتحت یہ بابرکت سفر اختیار کرتا ہے۔ اجتماع میں شرکت کے بعد وطن کی طرف واپسی کے وقت اپنے اندر خدمت دین کا ایک نیا جوش اور دل میں ایک پاک تبدیلی پاتا ہے۔

مجالس ذکر میں شمولیت بجائے خود ایک بڑے اجر اور ثواب کا کام ہے۔ لیکن جب اس مقدس جذبہ کے ماتحت دور دراز علاقوں سے سفر کیا جائے تو سفر کنندہ کے لئے برکات و افضال الٰہی کے نزول میں کیا شبہ رہ جاتا ہے

اس وقت دنیا مادیت کی طرف نہایت تیزی سے دوڑی جا رہی ہے۔ اور اس کو اپنا منتہائے مقصود سمجھ بیٹھی ہے۔ مگر یہ نہیں جانتی کہ بالآخر مادیت ہی اس کی ہلاکت و تباہی کا باعث ہوگی مگر خوش قسمت ہیں جماعت احمدیہ کے معدودے چند افراد جنہیں اس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی اور ربانی باتوں کے تذکرہ کے لئے مرکز میں جمع ہوتے اور ان مخصوص دنوں میں دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے سوچ و بچار کے ساتھ اجتماعی دعاؤں میں حصہ لیتے ہیں!! بلاشبہ مومنوں کی درد بھری دعائیں ہی رحمت خداوندی کو جوش میں لانے کا موجب ہونگی۔

پس اب جبکہ ان مبارک ایام میں ابھی تین ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ ہم ہندوستان کے اکناف میں بسنے والے احمدی بھائیوں اور جماعت احمدیہ سے دلچسپی رکھنے والے دیگر دوستوں سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس کے لئے ابھی سے مناسب تیاری کی ضرورت ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بدلے ہوئے حالات میں دور دراز کا سفر کوئی آسان کام نہیں لیکن عشق و محبت کی راہ میں بڑی سے بڑی روک بھی چنداں اہمیت نہیں رکھتی یہی وجہ ہے کہ باوجود مخالف حالات کے ہر سال بیسیوں مخلصین محض روحانی رشتہ کی بنا پر اس مقدس بستی کی زیارت کے لئے یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے وہ کبھی گھاٹے میں نہیں رہے بلکہ خدا تعالےٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈالتا اور ان کے جذبہ عشق و وفا کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اس کی تمام تر وجہ اس زمانہ کے مامور و مرسل کی وہ دردمندانہ دعائیں ہیں جو اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کرنے والوں کے لئے حضور علیہ السلام نے کیں۔

جلسہ سالانہ کے تعلق میں ذاتی حاضری کے ساتھ دوسری چیز اخراجات کی بہم رسانی ہے۔ اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ چونکہ سلسلہ کے سارے کام احباب جماعت کے تعاون ہی سے چل رہے ہیں۔ اور جماعت کا یہ سالانہ جلسہ تبلیغی اور تربیتی نقطۂ نظر سے خاص اہمیت رکھتا ہے اور اس میں شامل ہونے والے جملہ افراد کا حق ضیافت ادا کرنے اور دیگر ضروری انتظامات کے لئے لازمی طور پر اخراجات کی ضرورت ہے۔ جو احباب ہی کے تعاون سے پورے ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے جماعت کی طرف سے جو شرح مقرر کی گئی ہے اس کے مطابق حصہ لینا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ وہ دوست جو حالات کی مجبوری کے ماتحت جلسہ سالانہ میں ذاتی شمولیت سے معذور ہوں اس طریق سے مالی قربانی میں نمایاں حصہ لے کر جلسہ کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔

ریلوے حادثات کی کثرت

آج کا تازہ پرچہ ہمارے سامنے ہے صرف ایک ہی دن میں پانچ ریلوے حادثات کی افسوسناک خبریں ملاحظہ فرمائیں:-

لکھنؤ ۱۳ جولائی۔ آج شمال مشرقی ریلوے پر ۲۰۲ ڈاؤن میل جبکہ وہ پل پر سے گذر رہی تھی۔ زبردست حادثہ پیش آیا۔ بتایا گیا ہے کہ چھ ڈبے اُلٹ کر نیچے جا گرے۔

بنارس ۱۳ جولائی۔ آج صبح اودھ ترہٹ میل گاڑی کا انجن اور انجن کے ساتھ والے چار ڈبے سمنی پور اور اجیاد پور ریلوے سٹیشنوں کے درمیان پٹڑی سے اتر گئے۔ نتیجہ کے طور پر ۳ مسافر موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اور ۱۶ مسافر سخت زخمی ہوئے۔ جن میں سے ۷ زخمیوں کی حالت خراب بیان کی جاتی ہے۔

ــــ ایک اور حادثہ میں ایک مال گاڑی کے ۱۶ ڈبے جو بالمپور سے آ رہی تھی داڑہ اور سالیپور کے درمیان پٹڑی سے اتر گئی۔

ــــ ویسٹرن ریلوے کے گودھرا رتیا سیکشن پر بھی ایک ریل کے حادثہ کی اطلاع ملی ہے۔ جبکہ ایک مال گاڑی کا انجن اور دو ڈبے پیپلود ریلوے سٹیشن کے نزدیک پٹڑی سے اتر گئے۔

ــــ لونا بنگلور سیکشن پر بھی ایک ریل حادثہ کی اطلاع ملی ہے۔ جبکہ ایک گاڑی کے چھ ڈبے جو کہ بلگام سے میراج جا رہی تھی۔ آدھی رات کو راۓ باغ اور چنچلی ریلوے سٹیشنوں کے درمیان پٹڑی سے اُتر گئے۔"

(پرتاپ جالندھر ۱۴ جولائی)

اگر دلوں میں کچھ احساس باقی ہے اور دماغ اپنے اندر غور و فکر کا مادہ رکھتے ہیں۔ تو ہمیں پوری سنجیدگی سے ان حادثات کے حقیقی بواعث پر غور کرنا چاہیئے اور نقصان رساں پہلو کی فوری اصلاح کی کوشش کرنا چاہیئے۔ آخر آئے دن یہ افسوسناک واقعات ہمارے حق میں کوئی اچھا ریکارڈ تو قائم نہیں کر رہے۔ ملک کو آزادی کیا ملی کہ ہر قسم کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئے!! ذرا تقسیم ملک سے قبل کے حادثات سے ان حادثات کا مقابلہ کیجئے۔ کیا ملک کے آزاد ہوتے ہی ریلوے لائنز اور مختلف پُل بے کار ہو گئے!! یا متعلقہ کارکنان ہی احساس ذمہ داری سے آزاد ہو گئے!! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہر طرف حقوق طلبی کا غلغلہ تو ہے۔ مگر ادائیگی فرض کی طرف قطعی توجہ نہیں دی جا رہی۔ جب بھی کہیں حادثہ پیش آتا ہے۔ اُس کی تحقیقات کا اعلان ہو جاتا ہے۔ بہت ممکن ہے جملہ حادثات کی باقاعدہ تحقیقات بھی ہوتی ہوں اور مناسب اقدامات بھی کئے جاتے ہوں مگر ان تحقیقاتوں کا کیا فائدہ جب آئندہ کے لئے حادثات کا خاطر خواہ سدباب نہ کیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض حادثات قدرتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جن میں کسی کی غفلت یا ذمہ داری سے پہلو تہی کا دخل نہیں ہوتا۔ مگر ایسے واقعات کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ تاہم اگر محکمہ کے ملازمین اپنی ذمہ داری کا کما حقہٗ احساس کریں اور اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں کوتاہی اور سہل انگاری سے کام نہ لیں تو آئے دن رونما ہونے والے حادثات میں بہت حد تک کمی ہو سکتی ہے۔

بے شک کسی حادثہ کا شکار ہونے والے تو واپس نہیں آ سکتے یا مالی نقصان کی تلافی ممکن نہیں۔ لیکن ایسے نقصان سے سبق حاصل کرنا بھی تو بڑی بات ہے۔ اور اس کی طرف توجہ دلانا ہمارا مقصود ہے۔ پس محکمہ کے بیدار مغز ذمہ دار افسران کو فوری طور پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ تا پبلک کا وہ اعتماد جس کی بناء پر وہ دور دراز کے سفر کے لئے بے دھڑک اپنے گھروں سے نکل کھڑی ہوتی ہے قائم رہے۔ اور آئے دن محکمہ کے لاپرواہ ملازمین کی غفلت شعاری کا شکار نہ بنتی رہے!!

جہیز کی لعنت

"جہیز ایک بُری رسم ہے۔ اس سے نہ صرف ہمارے سماج کے متوسط الحال طبقہ کی مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔ بلکہ بے شمار نوجوان لڑکیاں اس بُری رسم کی وجہ سے اپنی جان عزیز کی بلی دے چکی ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے غریب والدین کی پریشانی برداشت نہ کر سکتی تھیں۔ بہت سے غریب والدین کی قابل شادی لڑکیاں صرف اس وجہ سے کافی عرصہ تک شادی سے رہ جاتی ہیں کہ اس کے والدین شادی پر جہیز دینے کی استطاعت نہیں رکھتے" (پرتاپ ۵۸-۷-۱۰)

یہ ہیں ایک غیر مسلم مضمون نگار کے خیالات جس نے جہیز کی بُری رسم کے خلاف آواز اُٹھاتے ہوئے اسے ایک لعنت قرار دیا ہے۔ جہانتک اس عبارت میں بیگناہ لڑکیوں کے اس رسم کی نذر ہو جانے کا تعلق ہے آئے دن کے واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ ہی اسکی ایک دردناک اور قابل عبرت مثال اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ جسے اخبار ریاست دہلی نے مختصر طور پر اپنے ایک نوٹ میں شائع کیا اور ہم نے مؤقر ریاست کے اس نوٹ کو عبرت کی خاطر دوسری جگہ بجنسہٖ نقل کر دیا ہے۔

ہماری خواہش ہے کہ جن صورتوں میں کہ یہ رسم اپنی بھیانک صورت میں سامنے آ چکی ہے اسکے خلاف سماج کی ضمیر کو بیدار کیا جاتا نہایت ضروری ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ عوام کو اس کے ترک کرنے کی پُرزور تلقین کی جائے بلکہ مناسب ہے کہ صاحب اثر و رسوخ اپنی لڑکیوں کی شادی کے موقعہ پر اس کا عملی نمونہ دکھائیں۔

بہت ممکن ہے کہ آغاز کار میں یہ رسم اچھے جذبات پر مبنی ہو کہ اس طریق سے شادی کے بعد لڑکے اور لڑکی کو اپنا گھر بسانے میں کچھ مدد مل سکتی ہے۔ لیکن جن صورتوں میں کہ اب یہ رواج سودے بازی کا رنگ اختیار کر چکا ہے اس سے نجات پانے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ اگر ہو سکے تو کچھ قربانی کر کے بھی ایسے لالچیوں کو رشتہ ناطہ سے محروم [illegible]

موجودہ زمانہ کے متعلق قرآن کریم اور احادیث میں بیان فرمودہ بعض اخبارِ غیبیہ

دجّال اور یاجوج ماجوج کے فتنوں کا تفصیلی ذکر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا کوئی تازہ خطبہ قابلِ اشاعت موصول نہیں ہوا۔ اس لئے ذیل کا ایک قیمتی مضمون تفسیر کبیر جلد ششم سے نقل کیا جاتا ہے۔ جو امید ہے دلچسپی سے پڑھا جائے گا ـــ قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں مسیح موعود کے زمانہ میں دجال اور یاجوج ماجوج کے فتنوں کے اُٹھنے کی جو اخبارِ غیبیہ دی گئی ہیں وہ اس زمانہ میں نہایت صفائی سے پوری ہو رہی ہیں۔ ان پیش خبریوں کے مطابق یہ فتنے عروج پر ہیں۔ اگر کوئی شخص دنیا کے حالاتِ حاضرہ پر نظر کرتے ہوئے ان اخبارِ غیبیہ کی تفصیلات پر سنجیدگی سے محققانہ نظر ڈالے تو اس کے فتحِ اسلام کی نشأۃ کے بارہ میں بیان فرمودہ پیش خبریوں کی صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی۔ اور ساتھ ہی یہ سب باتیں ایک مومن کے لئے یقینی طور پر ایمان افزا، اور اُن کی تقویت کا موجب ہیں:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ تبّت یدا ابی لھب کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ذیل میں ہم بعض اُن اخبار کا ذکر کرتے ہیں جو قرآن کریم اور احادیث میں موجودہ زمانہ کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔ اور اُن کا تعلق سورہ لھب کے مضمون کے ساتھ ہے۔ تا ایک مسلمان کے لئے اُن کو پڑھ کر زیادتیٔ ایمان کا موجب ہو۔ کہ کس طرح آج سے تیرہ سو سال قبل بیان کی ہوئی خبریں پوری ہو رہی ہیں۔ اور وہ یہ یقین کرے کہ دوسری خبریں جو اسلام کی ترقی کے متعلق ہیں وہ بھی اسی طرح پوری ہوں گی جس طرح سے یہ خبریں پوری ہوئی ہیں۔

سو جاننا چاہیئے کہ آخری زمانہ میں اسلام نے جن مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا تھا۔ ان فتنوں میں سے دو وجودوں کا خاص طور پر ذکر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ اُن سے اسلام کو خاص طور پر نقصان پہنچنا تھا ایک وجود کا نام دجّال رکھا گیا ہے۔ اور دوسرے فتنہ کے دو ظہور بیان کئے گئے ہیں۔ ایک ظہور کا نام یاجوج اور ایک کا نام ماجوج بتایا گیا ہے چنانچہ مسلم کی حدیث میں ہے:۔

عن حذیفۃ ابن اسید الغفاری قال اِطَّلَعَ النبیُّ صلے اللہ علیہ وسلّم علینا ونحنُ نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر السّاعۃ قال انّھا لن تقوم حتّی ترو قبلھا عشر اٰیات۔ فذکر الدّخان والدّجّال والدّابّۃ وطلوع الشّمس من مغربھا ونزول عیسی بن مریم ویاجوج وماجوج وثلٰثہ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب واٰخر ذالک نار تخرج من الیمن تطرد النّاس الی محشرھم

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الفتن باب العلامات بین یدی السّاعۃ)

یعنی حذیفہ ابن اسید الغفاری کہتے ہیں۔ کہ ایک دن ہم چند لوگ بیٹھے قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جھانکا اور دریافت فرمایا کہ کیا باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کے برپا ہونے سے قبل دس علامات کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اور آپؐ نے حسب ذیل علامات گنوائیں۔

دخان۔ خروج دجّال۔ خروج دابہ۔ طلوع الشمس من المغرب۔ نزول عیسیٰ بن مریم۔ خروج یاجوج و ماجوج۔ اور تین ایسے واقعات جن سے لوگ زمین میں دھنسیں گے۔ ایک ایسا واقعہ مشرق میں ہوگا اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں اور آخری علامت یہ بتائی۔ کہ یمن کی طرف سے ایک آگ نکلے گی۔

ان علامات میں دجّال اور یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کا ذکر ہے۔ اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ دونوں فتنے آپس میں اتنے ملتے ہیں۔ اور ایک ہی فتنہ کی مختلف شقیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں یاجوج و ماجوج کا تو ذکر آتا ہے۔ لیکن دجال کا ذکر نہیں آتا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی اہمیت زیادہ بیان فرمائی ہے چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

ذکر الدّجّال فقال انّی اُنذرکموہ وما من نبیّ الّا اَنذر قومہ، اَنذرہ نوحٌ قومہ۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۵ بحوالہ ابوداؤد و ترمذی)

یعنی دجال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی اُمت کو دجال سے ہوشیار نہ کیا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ہوشیار کیا۔ اور میں بھی اس کی خبر دیتا ہوں اور قوم کو ہوشیار رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔

پس اتنے بڑے فتنے کا ذکر قرآن میں نہ آنا اور یاجوج ماجوج کا ذکر آنا بتاتا ہے کہ درحقیقت یاجوج و ماجوج اور دجال کا فتنہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یا ایک ہی فتنہ کی دو شاخیں ہیں۔ اس کی مزید تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ دجّال اور یاجوج و ماجوج کا ایک ہی زمانہ ہے اور پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں ساری دنیا پر غالب آجائیں گے۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ یہ دجّال اور یاجوج و ماجوج کے فتنے کوئی الگ قسم کے فتنے یا الگ زمانوں کے فتنے نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی فتنہ کے مختلف مظاہر ہیں۔ درحقیقت دجال مذہبی پہلو سے اس فتنہ کا نام رکھا گیا ہے۔ دجال کے معنے ہوتے ہیں ملمع ساز۔ فریب کرنے والا۔ پس آخری زمانہ کا فتنہ جس سے کہ بنو اسرائیل کے انبیاء بھی ڈراتے رہے ہیں۔ اس کے دو حصے ہونے تھے۔ ایک حصہ تو مذہبی عقائد اور مذہبی خیالات میں فساد پیدا کرنے کے متعلق تھا اور ایک حصہ سیاسی حالات اور سیاسی امن کو برباد کرنے کے متعلق تھا۔ جو مذہبی عقائد سے متعلق فتنہ تھا۔ اس کے بھڑکانے والی رُوح کو دجّال کہا گیا ہے۔ یعنی فریب اور دھوکا دینے والی ہستی۔ اور جو فتنہ کہ سیاسی پہلوؤں کے ساتھ تعلق رکھنے والا تھا۔ اس کے بھڑکانے والی ہستیوں کو یاجوج و ماجوج کہا گیا ہے۔ یاجوج ماجوج کے الفاظ اجیج سے نکلے ہیں۔ اور اَجّتِ النّارُ اَجیجًا کے معنے ہیں تَلَھَّبَتْ آگ بھڑک اُٹھی۔ اور جب اَجَّجَ النّارَ کہیں تو معنے ہوں گے اَلْھَبَھَا فَالْتَھَبَتْ کہ آگ کو بھڑکایا تو وہ بھڑک اُٹھی (اقرب) پس لفظ اجّ کے معنے آگ بھڑکانے کے ہیں۔ اور یاجوج ماجوج کے الفاظ ایسی ہستیوں پر دلالت کرتے ہیں۔ جو ایسی طاقت رکھیں گے۔ کہ آتشیں اسلحہ کے استعمال سے دنیا پر غلبہ پالیں گے

اس تشریح کے بعد ہم سب سے پہلے قرآن کریم کی اُن خبروں کا ذکر کرتے ہیں جو کہ یاجوج و ماجوج کے متعلق آتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے،

حتّٰی اِذا فُتِحَتْ یاجوجُ وماجوجُ وھم من کلّ حدبٍ ینسلون (انبیاع ۷)

کہ ایک زمانہ تک یاجوج و ماجوج کو دنیا کے کنارہ میں بند رکھا جائے گا۔ اس کے بعد وہ دیوار جو اُن کو روکے ہوئے ہوگی۔ ٹوٹ جائے گی یعنی اسلام کی حکومت جاتی رہے گی۔ اور اس کا زور ٹوٹ جائے گا اس کی روحانی طاقت بھی کمزور پڑ جائے گی اور مسلمان اپنے دین کو بھول جائیں گے۔ چنانچہ اس زمانہ کی تعیین کے متعلق سورہ سجدہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗٓ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ

(سجدہ ع ۱)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام ترقی کرے گا اور پھر جیسا کہ حدیثوں میں ہے تین سو سالوں کے بعد کمزور ہونا شروع ہوگا۔ اور ایک ہزار سال تک برابر کمزور ہوتا جائے گا۔ گویا یہ زمانہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد کا ہے۔ پھر آیت حتّٰی اِذا فُتِحَتْ یاجوجُ وماجوجُ وھم من کلّ حدبٍ ینسلون سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج سمندر پار رہنے والی اور پہاڑوں کے پرے رہنے والی قومیں ہیں۔ چنانچہ آیت کے الفاظ یہ ہیں وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ اور حدب کے معنے لغت میں موج اور اونچی اور سخت زمین کے لکھے ہیں۔ پس مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ کے الفاظ بتاتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج سمندر پار رہنے والی اور پہاڑوں کے پرے رہنے والی اقوام ہیں۔ وقت موعود پر پہاڑوں سے اور سمندروں کی موجوں پر سوار ہو کر ایشیاء میں اُتر پڑیں گی۔ ایشیاء کا نام ہم اس لئے لیتے ہیں۔ کہ اس جگہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم ایشیاء ہی بستی ہے۔

اسی طرح سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حتّٰی اِذا بلغ بین السّدّین وجد من دونھما قومًا لا یکادون یفقھون قولًا۔ قالوا یا ذا القرنین انّ یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض فھل نجعل لک خرجًا علٰی ان تجعل بیننا وبینھم سدًّا۔ قال ما

مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ۝ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۝ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ (کہف ع)

ان آیات اور ان سے چند پہلی آیات میں ذوالقرنین بادشاہ (یعنی خورس) کے بعض واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ یاجوج و ماجوج اقوام جو شمالی ایشیاء اور مشرقی یورپ کے علاقوں میں رہتی تھیں ایشیاء کی زرخیزی کی وجہ سے اس پر حملے کرتی تھیں۔ ذوالقرنین نے ان اقوام کے حملوں کو بڑی سختی سے روک دیا اور یہ اقوام ایشیاء کے انتہائی شمالی مغرب اور یورپ کے مشرق میں جا کر بس گئیں۔ اور ذوالقرنین نے اس امر کا انتظام کیا کہ ان اقوام کے ایشیاء میں آنے کی صورت ہی نہ رہے۔ اور ان کے حملوں سے نجات کے لئے ایک دیوار بنا دی۔

سورۂ کہف کی آیات جو اوپر لکھی گئی ہیں ان میں ذوالقرنین کے اس واقعہ کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ذوالقرنین جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا۔ تو اس نے ان کے ورے کچھ ایسے لوگ پائے۔ جو بمشکل اس کی بات سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین یاجوج و ماجوج یقیناً اس ملک میں فساد پھیلا رہے ہیں۔ پس کیا ہم لوگ آپ کے لئے کچھ خراج اس شرط پر مقرر کر دیں کہ آپ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں۔ اس نے کہا کہ اس قسم کے کاموں کے متعلق میرے رب نے جو طاقت مجھے بخشی ہے۔ وہ تمہاری امدادوں سے بہت بہتر ہے۔ اس لئے مجھے اپنی طاقت کے مطابق مدد دو۔ تاکہ میں تمہارے درمیان اور ان کے درمیان ایک روک بنا دوں۔ تم مجھے لوہے کے ٹکڑے لا دو۔ چنانچہ جب وہ روک تیار ہو گئی۔ یہاں تک کہ جب اس نے پہاڑی کی دونوں چوٹیوں کے درمیان دیوار بنا دی۔ تو اس نے ان سے کہا کہ اب مجھے گلا ہوا تانبا لا دو۔ تاکہ میں اس کو اس میں استعمال کر کے اس کو مضبوط کر دوں پس جب وہ دیوار تیار ہو گئی۔ تو یاجوج و ماجوج کے حملے رک گئے۔ نہ تو وہ اس دیوار پر چڑھ کر اس کو پھاند سکے اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکے اس پر ذوالقرنین نے کہا۔ کہ یہ کام محض میرے رب کے احسان سے ہوا ہے۔ پھر جب عالمگیر عذاب کے متعلق میرے رب کا وعدہ پورا ہونے پر آئے گا۔ تو وہ اسے توڑ کر زمین کے برابر کر دے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ (یعنی وہ موعود وقت آنے والا ہے جبکہ یہ قومیں جنوب مشرق کی طرف بڑھیں گی۔ اور یہ دیوار بیکار ہو جائے گی۔ کیونکہ ان قوموں کا داخلہ سمندر کے ذریعہ سے ہونا تھا اور یہ دیوار ان کے لئے روک نہ ہو سکتی تھی)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب یہ وقت آ جائے گا۔ تو ہم ان قوموں کو ایک دوسرے کے خلاف جوش سے حملہ آور ہوتے ہوئے چھوڑ دینگے۔ اور بگل بجایا جائے گا۔ اور دنیا میں ہل چل مچ جائے گی۔ تب ہم ان سب کو اکٹھا کر دیں گے۔ اور ہم اس دن جہنم کو کافروں کے سامنے لے آئیں گے۔ ان کے سامنے جن کی آنکھیں میرے ذکر یعنی قرآن کریم کی طرف سے غفلت کے پردہ میں تھیں۔ اور وہ سننے کی طاقت بھی نہیں رکھتے تھے۔ تو کیا یہ سب کچھ دیکھ کر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے سمجھتے ہیں۔ کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو مددگار بنا سکیں گے۔ ہم نے تو کافروں کی ضیافت کے لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔ تو انہیں کہہ کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں۔ جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی تمام تر کوشش اس دنیاوی زندگی میں ہی لگ گئی ہے۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

ان آیات سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں ترقی کرتے کرتے یاجوج و ماجوج دونوں قومیں دنیا کے ممالک پر قابض ہو جائیں گی۔ اور پھر آپس میں ان کی رقابت شروع ہو جائے گی۔ اور آخر کار دونوں کی آپس میں مڈ بھیڑ ہو جائے گی۔ اور وہ ایک دوسرے پر آگ برسائیں گی۔ اور اپنی تباہی کا موجب بن جائیں گی۔ پھر فرمایا۔ کہ وہ دونوں بڑی صنعتی قومیں ہونگی۔ اور عجیب و غریب ایجادیں کریں گی۔ لیکن دین اور خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی طرف سے غافل ہو جائیں گی۔ اور اس وجہ سے ان کی دنیوی اور علمی ترقی بیکار ہو جائے گی۔ اور ان کو تباہی سے بچا نہیں سکے گی۔

یہ پیشگوئیاں موجودہ زمانہ پر بالکل صادق آتی ہیں۔ اسلامی حکومت کا تنزل سترھویں صدی کے شروع میں ہوا ہے اور اس کے بعد مغربی حکومتوں کی سیاسی دستبرد شروع ہوئی ہے۔ اور سائنس کی ترقی ہوئی ہے۔ اور فلسفہ اور مادیت نے مذہب پر حملے شروع کئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں آخر مذہب بالکل بے کار ہو کے رہ گیا۔ مادیت نے فاسد منطقی نکتوں کی اتباع کر کے اقتصادی تغیرات کی ایسی ایسی شکلیں پیش کیں کہ دنیا محو حیرت ہو گئی۔ اور انہی میں سے ایک نتیجہ کمیونزم ہے۔ دنیا کے پیدا کرنے والے ایک خدا اور اس کے نظام کو چھوڑ کر یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ دنیا کمیونزم یا فاشی ازم سے ورے کسی اور دلیل کو تسلیم کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ اور اسی کی تعلیمات کو نظر انداز کر کے یا تو ہمیں یہ ماننا ہو گا کہ تمام انسان برابر ہیں اور دنیا کی سب چیزیں ان میں زور کے ساتھ برابر تقسیم کر دینی چاہئیں۔ یا یہ ماننا پڑے گا کہ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس"۔ طاقت ہی اصل چیز ہے جس کے پاس طاقت ہے وہی قابل ہے۔ اور وہی دنیا کی نعمتوں کا مستحق ہے۔ آخر ان دونوں نظریوں کے سوا خالص عقل اور کیا نظریہ پیش کر سکتی ہے۔ صرف مذہب ہی ہے جو خدا اور اخلاق کو درمیان میں لا کر ایک درمیانی راہ پیش کرتا ہے ورنہ عقل تو ان دونوں نظریوں کے سوا کسی جگہ نہیں ٹھہرتی۔

یاجوج و ماجوج کے متعلق بائیبل میں بھی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ آخری زمانہ کی ان دونوں طاقتوں (یعنی یاجوج و ماجوج) میں رقابت بڑھتے بڑھتے آخر لڑائی کا موجب ہو جائے گی۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے خلاف آتشیں اسلحہ کا استعمال کریں گی۔ چنانچہ حزقیل باب ۳۸ آیت ۱۸ تا ۲۲ میں آتا ہے۔

"کہ ان ایام میں جب جوج اسرائیل کی مملکت پر چڑھائی کرے گا تو میرا قہر میرے چہرہ سے نمایاں ہوگا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی غیرت اور آتش قہر میں فرمایا۔ کہ یقیناً اس روز اسرائیل کی سرزمین میں سخت زلزلہ آئے گا۔ یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور میدان کے چرندے اور سب کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے پھرتے ہیں اور تمام انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے حضور تھرتھرائیں گے اور پہاڑ گر پڑیں گے۔ اور کراڑے بیٹھ جائیں گے۔ اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑے گی اور میں اپنے سب پہاڑوں سے اس پر تلوار طلب کروں گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے اور ہر ایک انسان کی تلوار اس کے بھائی پر چلے گی۔ اور میں وبا بھیج کر اور خونریزی کر کے اسے سزا دوں گا اور اس پر اور اس کے لشکروں پر اور ان بہت سے لوگوں پر جو اس کے ساتھ ہیں۔ شدت کا مینہ اور بڑے بڑے اولے اور آگ اور گندھک برساؤں گا"

پھر باب ۳۹ آیت ۴ تا ۶ میں لکھا ہے:-

"تو اسرائیل کے پہاڑوں پر اپنے سب لشکر اور حمایتیوں سمیت گر جائے گا اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور میدان کے درندوں کو دوں گا کہ کھا جائیں۔ تو کھلے میدان میں گرے گا۔ کیونکہ میں ہی نے کہا۔ خداوند فرماتا ہے۔ اور میں ماجوج پر اور ان پر جو بحری ممالک میں امن سے سکونت کرتے ہیں آگ بھیجوں گا"

قرآن کریم اور بائیبل کی وہ آیات جو اوپر لکھی جا چکی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بائیبل اور قرآن کریم دونوں یاجوج و ماجوج کی لڑائی کے متعلق متفق ہیں۔ لیکن قرآن کریم بائیبل سے ایک بات زائد طور پر بیان کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جہاں تک ان کے سیاسی نظریوں کا سوال ہے۔ وہ دونوں ہی اس لڑائی میں تباہ ہو جائیں گے۔ اور دونوں میں سے کوئی بھی اپنی ہستی کو اس جنگ کے بعد زیادہ دیر تک قائم نہیں رکھ سکے گا۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دجال اور یاجوج و ماجوج کے فتنے برپا ہوں گے۔ اور اسلام کمزور ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام کی حفاظت کے لئے مسیح موعود کو نازل کرے گا۔ اور وہ مشرق میں ظاہر ہوگا۔ اور اس کے آنے کے بعد دجال ہلاک ہو جائے گا

اس وقت مسلمانوں کے پاس مادی طاقت نہ ہوگی۔ لیکن مسیح موعود کی جماعت دعاؤں اور تبلیغ کے ساتھ کام کرتی چلی جائے گی۔ اور یاجوج و ماجوج آسمانی عذابوں کے ساتھ تباہ ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ پھر اسلام کو غالب کر دے گا۔ اور وہ دنیا کو کہے گا کہ تیری برکت تجھ میں پھر لوٹ آئے اور کھلو اور رزق لوگوں کے لئے کافی ہوگا۔ حرص مٹ جائے گی۔ اور لوگ مادیت کی بجائے روحانیت کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ اسلام غالب ہو جائے گا۔

الغرض اسلام کو مٹانے کے لئے جو خطرناک فتنے آخری زمانے میں پیدا ہونے والے تھے۔ سورۂ لہب میں اللہ تعالےٰ نے اُن کے متعلق اور اُن کے انجام کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور کہا ہے تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ یعنی اسلام کے خلاف آگ بھڑکانے والی اقوام جو آخری زمانہ میں پیدا ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو تباہ کرے گا۔

جیسا کہ حلِ لغات میں لکھا جا چکا ہے تَبَّتْ کے معنے برباد ہونے اور ہلاک ہونے کے ہیں۔ اور جب کسی کا مقصد حاصل نہ ہو۔ اس وقت بھی تَبَّتْ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مفسرین نے تَبَّتْ کے معنے صَفِرَتْ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ کے بھی کئے ہیں۔ یعنی ہر قسم کی خیر و برکت سے خالی رہنا۔

یَدٌ کے معنے ہاتھ کے بھی ہیں اور عزت و رتبہ۔ قوت و طاقت اور غلبہ و بادشاہت کے بھی ہیں۔ اسی طرح یَدٌ کا لفظ جماعت پر بھی بولا جاتا ہے۔ پس تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ کے معنے ہوں گے۔

۱۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوگئے
۲۔ ابولہب کے دونوں جتھے برباد ہوگئے اور اُن کو اُن کا مقصد حاصل نہ ہو۔
۳۔ ابولہب کی عزتیں۔ قوتیں۔ بادشاہت اور غلبہ سب ختم ہوگئے۔
۴۔ ابولہب کے ساتھ تعلق رکھنے والی دونوں جماعتیں ہر قسم کے نفع اور عید سے محروم رہیں۔

ابولہب کے لفظی معنے ہیں شعلے کا باپ لیکن محاورے میں اس کے معنے ہوں گے وہ وجود جو ایسی چیزوں کا موجد ہو۔ جن سے شعلے اور آگ پیدا ہو۔ یا وہ وجود جس کا انجام یہ ہو گا کہ وہ شعلوں کی لپیٹ میں آجائے گا۔ مفسرین کہتے ہیں۔ کہ لفظ ابولہب سے چہرے کا سُرخ و سفید رنگ بھی مراد ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ ہم اوپر اشارۃً ذکر آئے ہیں کہ سورۃ تبت میں ابولہب سے مراد کوئی ایک شخص نہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہ قوم ہے۔ جو آخری زمانہ میں دنیا پر غلبہ حاصل کرکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف یا اسلام کے خلاف آگ بھڑکائے گی۔ یا وہ ایسی ایجادیں کرے گی۔ جس سے شعلے اور آگ پیدا ہو۔ اور پھر یہ قوم اپنی ہمسایہ قوموں کو بھی اپنے ساتھ ملا کر اپنے جتھے کو مضبوط کرے گی۔ اور یہ قومیں اس کے ہاتھ کی مانند ہونگی۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں دو ہی جتھے ایسے ہیں جو کہ اسلام یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف متحد ہیں۔ ایک جتھہ بعض مغربی طاقتوں پر مشتمل ہے۔ اور ایک جتھہ بعض مشرقی طاقتوں اور ان کے ساتھیوں کا ہے ابولہب سے مراد یہ دونوں جتھے ہیں۔ یہ ظاہر میں بھی ابولہب ہیں کہ ان کے رنگ سرخ و سفید ہیں اور باطن کے لحاظ سے بھی۔ کہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ایجاد کر رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ آگ اور شعلے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بھی ابولہب ہیں۔ کہ یہ انجام کار جنگ کی آگ کی لپیٹ میں آنے والے ہیں۔ اور چونکہ لوگوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف خطرناک لٹریچر پیدا کرکے ایک آگ لگا دی ہے۔ اس لئے بھی وہ ابولہب کہلانے کے مستحق ہیں تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ میں تَبَّتْ ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ لیکن عربی زبان میں جب کوئی امر یقینی اور قطعی طور پر ہونے والا ہو۔ تو اس کے لئے ماضی کا صیغہ استعمال کرتے ہیں گویا یہ بتایا جاتا ہے کہ تم یہ سمجھو کہ یہ کام ہو چکا ہے۔ پس تَبَّتْ کے معنے اس جگہ پر یہ ہوں گے کہ یہ یقینی بات ہے کہ یہ تباہ ہو جائیں گے۔ اور اُن کا یہ مقصد کہ اسلام کو مٹا دیں حاصل نہ ہوگا۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ آیت زیر تفسیر میں پہلے ابولہب کے دونوں ہاتھوں کی تباہی کا ذکر ہے۔ اور پھر اس کی اپنی تباہی کا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ابولہب کا نام پانے والی اقوام یعنی مشرقی اور مغربی طاقتیں دونوں پوری کوشش کریں گی کہ مختلف ممالک کو اپنے ساتھ ملا لیں اور وہ ممالک اُن کے ساتھ مل بھی جائیں گے اور ان کے لئے بطور ہاتھوں کے ہو جائیں گے اور ابولہب کہلانے والی اقوام ان جتھوں پر فخر کریں گی۔ اور ان کو اپنی طاقت شمار کریں گی۔ لیکن اللہ تعالےٰ ایسے اسباب پیدا کرے گا کہ پہلے تو یہ مؤیدین تباہ ہوں گے۔ اور پھر وہ وجود جو ابولہب کہلانے کا مستحق ہوگا اور ان قوموں کا [illegible] مرکزی ہوگا، وہ تباہ ہوگا۔

ایک لطیف بات جو اس جگہ قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ احادیث میں جہاں اسلام کے خلاف اُٹھنے والی تحریکات کو بیان کیا گیا ہے وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان فتنوں کے وقت اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو نازل کرے گا اور وہ ان فتنوں کا مقابلہ کریں گے۔ لیکن دعاؤں سے۔ کیونکہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ (مشکوٰۃ کتاب الفتن) ان اسلام کے مخالف لوگوں کا مقابلہ مادی ہتھیاروں سے نہ ہو سکے گا۔ اس لئے کہ مسلمانوں کی حالت ضعف و کمزوری کی ہوگی۔ لیکن اللہ تعالےٰ مسیح موعود کی دعاؤں کو سنے گا اور ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ اسی طرح یہ اسلام کی مخالف اقوام آپس میں لڑ کر تباہ ہو جائیں گی قرآن کریم نے ابولہب کا نام پانے والی اقوام کے مؤیدین کو بھی ہاتھوں سے تعبیر کیا ہے اور فرمایا ہے تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ اور حدیث میں بھی جہاں آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے فتنوں کا ذکر ہے وہاں یَدَانِ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یہ امر بتاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اُمتِ محمدیہ کے متعلق آخری زمانہ میں آنے والے ابتلاؤں کا علم دے دیا تھا کہ سورۂ لہب میں جن اقوام کے خروج کی خبر دی گئی تھی اُن کا مقابلہ ظاہری طاقت سے نہ ہو سکے گا۔ تبھی تو آپ نے فرما دیا کہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ۔

الغرض آیت تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اسلام پر حملہ کرنے والی اقوام اور اس کی تائید میں اُٹھنے والے لوگ سب تباہی کا منہ دیکھیں گے اور اسلام دشمن [illegible] گے۔

منقولات۔

قادیان کے احمدیوں کے خلاف شر انگیزیاں

"ہندوستان کے اندر ۱۹۴۷ء میں مشرقی پنجاب کے مسلمان سب سے زیادہ مظالم کا شکار ہوئے اور اس وقت اس صوبہ میں یا تو ایک لاکھ کے قریب میو مسلمان گوڑگاؤں کے ضلع میں ہیں یا دو سو کے قریب احمدی قادیان میں ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے معابد کو نہ چھوڑا اور یہ قادیان ہی میں رہے اور اس صوبہ کے دوسرے تمام اضلاع میں جو موجود ہیں ان کی مجموعی تعداد شاید پانچ سو بھی نہ ہوگی اور جس صورت میں کہ اس صوبہ میں مسلمان بہت ہی اقلیت میں ہیں یہاں کی اکثریت یعنی ہندوؤں اور سکھوں کا فرض ہونا چاہئے تھا کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت اور دلداری کرنا اپنا ایمان اور فرض سمجھتی مگر یہ افسوسناک واقعہ ہے کہ اس صوبہ کے بعض شر انگیز ہندو چاہتے ہیں کہ قادیان مسلمانوں سے بالکل خالی ہو جائے اور یہ اپنے جلسوں میں نہ صرف وہاں کی پبلک کو اُکساتے رہتے ہیں بلکہ ان پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات بھی لگائے جاتے ہیں تاکہ ان کو مقدمات کی لپیٹ میں لا کر تنگ کیا جائے اور یہ قادیان چھوڑ جائیں۔

پنجاب گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ قادیان کے احمدیوں کی ان تکالیف پر توجہ دے اور وہاں پولیس اور دوسری ملازمتوں میں صرف وہ لوگ بھیجے جائیں جو متعصب نہ ہوں کیونکہ ان شر انگیزوں کا اگر متعصب افسروں نے بھی ساتھ دیا تو یہ ظلم ہماری سیکولر گورنمنٹ کے دامن پر ایک سیاہ داغ ہوگا جسے بے انصافی بھی قرار دیا جا سکتا ہے" (ریاست دہلی ۲۰ ؍جولائی ۵۸ء)

معصوم و بیگناہ لڑکیاں لالچ کی نذر

کرنال کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایم۔ آر دید کی صاحبزادی سدرشن کماری نے دہلی میں اس ہفتہ خودکشی کر لی اور جن حالات میں اس معصوم و بیگناہ لڑکی نے خودکشی کی وہ سننے والوں کے اعصاب میں کپکپی پیدا کرنے کا باعث ہیں۔ اس خاتون نے خودکشی کرنے سے پہلے اپنے شوہر کے نام ایک دردناک خط لکھا جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"پیسے کے لوبھی پریتم! آپ نے پیسے کو سب کچھ سمجھا۔ میرے پیار کی کوئی قدر نہ کی۔ آٹھ دن پہلے میں جو ڈپلومہ لیا تھا وہ آپ کی دھمکیوں کے سبب لیا تھا میرے دیوتا، میرے ماں باپ امیر ضرور ہیں مگر اتنا روپیہ آپ کو نہیں دے سکتے۔ میں نے انہیں مجبور کرنا ٹھیک نہ سمجھا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو صرف پیسوں کی ضرورت تھی میری نہیں۔ لہٰذا جہاں آپ کو اپنی منہ مانگی مراد ملے وہیں شادی کریں۔ میں آپ کی خوشی کیلئے اپنی زندگی کا واؤ لگا رہی ہوں۔ ایک بات کا خیال رکھیں کہ اب جہاں بھی اپنی شادی کی بات کریں لین دین پہلے ہی طے کر لیں تاکہ میری طرح اس بیچاری کو بھی موت کو گلے لگانا نہ پڑے۔

پریتم۔ اس میں آپ کیا کر سکتے ہیں جیسے گھر والے کہائیں دیسی ہوگا۔ انہوں نے مجھے تنگ کرکے روپیہ لینے کیلئے آپ کو کہا۔ مگر میں مجبور تھی۔ میں نے دفتر میں فون بھی کئے۔ میں مرنے سے پہلے ایکبار آپ کو دیکھنا چاہتی تھی مگر آپ ٹیانہ گئے ہوئے تھے۔ میری لاش کے ساتھ آپ کو نہ جانا پڑے یہی سوچ کر میں آج مر رہی ہوں۔ گیتا کا [illegible] کر دیا۔ لے آپکے ماتا پتا نے پرائی لڑکی کو جیسے ستایا ہے اسے بھگوان دیکھ رہا ہے۔ اس کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ اگر دنیا میں انصاف ہے تو اس کا پھل انہیں ضرور ملے گا۔ میرے ماں باپ کو میرے مرنے کا بہت دکھ ہوگا اس کی آہیں آپ سب کو جلا ڈالیں گی۔ اچھا پریتم۔ جیسا آپ سب نے میرے لئے کیا دیسا آپ کی بہن کے ساتھ بھی ہو۔ سدرشن"

اس معصوم و بیگناہ لڑکی کی موت کی ذمہ داری ایک تو اس شوہر پر ہے جو فرض شناسی کا ثبوت نہ دیتے ہوئے اپنی بیوی کی مشکلات اور احساسات سے لاپرواہ رہا اور دوسرے اس لڑکی کے سسرال اور ساس پر جنہوں نے گیتا کا پاٹھ کرتے ہوئے بھی اپنی بہو پر ناقابل برداشت ظلم کیا اور سری کرشن کا بھگت کہلاتے ہوئے اپنے مستقبل میں دوزخ کی آگ [illegible] کی جگہ [illegible] حاصل کی [illegible] دھمکا کر دوبارہ وصول کرنے کی کوشش تعزیرات ہند کے مطابق جرم ہے تو ہماری رائے [illegible] دہیز وہ زہر [illegible] شوہر، خسر اور ساس نظیوں پر مقدمات قائم ہونے چاہئیں اور مجرموں کو سخت سزا ملنی چاہئیں تاکہ اس قماش کے دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔ اسکے علاوہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ معصوم عورتوں کو ان کے شوہروں [illegible] سے بچانے کیلئے کوئی نیا قانون پارلیمنٹ میں پیش کرے اور ان معصوم [illegible] کی قربانی ضائع نہ جاوے۔

سپین کی سرزمین میں احمدی مبلغ اسلام کی تبلیغی جدوجہد

رپورٹ بابت ماہ جون ۱۹۵۸ء

(از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسلام مقیم سپین)

اس ماہ صنعتی نمائش کے موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغ اسلام کا کافی موقعہ ملا۔ تقریباً بیک صد اشخاص ہمارا لٹریچر لے گئے۔ ان میں سے بعض نے اسلام کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ ہسپانوی باشندوں کے علاوہ جرمن۔ ڈچ، انگریز، سوس اشخاص کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور ان کو اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کی ترغیب دلائی۔

ایک ہسپانوی عربی کے پروفیسر نے اسلام کے متعلق نہایت گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ ایک روز اُنہوں نے بہت سے احباب کو جمع کر کے مجھے کہا کہ میں اسلام کے متعلق انہیں مزید معلومات بہم پہنچاؤں۔

ایک ہسپانوی دوست جن کا خاندانی نام "القائد" ہے دو کتابیں پڑھ رہے ہیں۔ اور نہایت خوش ہیں۔ کہ ان کو اپنے آباؤ اجداد کے سچے مذہب کا پتہ لگ جائے۔ تبلیغ کے کام میں میری کافی مدد کر رہے ہیں۔ ارادہ ہے۔ کہ اگر اسلام پر ایک لیکچر کا انتظام ہو جائے تو زیر تبلیغ اصحاب کو مدعو کر کے اسلام کے متعلق مزید واقفیت بہم پہنچاؤں

ایک فلاسفی کے سٹوڈنٹ۔ تین میڈیکل سٹوڈنٹ۔ لا ر سٹوڈنٹ اور اسی طرح بہت سے یونیورسٹی کے طلباء نے کتب خریدیں۔ اسلام کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا

ایک نوجوان کا کئی صفحات پر مشتمل خط ملا۔ کہ حق کی تلاش میں ہے۔ کتابیں پڑھ رہا ہے۔ میں نے اُسے جواب دیا ہے کہ خط کے ذریعہ ملاقات کا وقت مقرر کر کے مجھے ملے۔

ایک خاتون نے کتب خریدیں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فوٹو دیکھ کر کہنے لگیں۔ کہ ان کو میں نے خواب میں دیکھا تھا میں نے ان کو کہا۔ کہ آپ کو اسلام کی سچائی کا پتہ لگ گیا ہے۔ آپ کو اس "نور الدین" کو یعنی اسلام کے سچے نور کو قبول کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ مجھے گھر کھانے پر مدعو کیا۔ اور نماز وغیرہ کے متعلق تفصیلات سے آگاہی چاہی۔ ایک اور خاتون نے بھی اسلام کے متعلق کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ Witnesses of Jehova کے بعض ممبران نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ اور اسلام کے متعلق سوالات کرتے رہے۔ ڈھائی گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ زیر تبلیغ ہسپانوی دوست "القائد" ساتھ تھے۔

Andorra فرانس اور سپین کے درمیان چھوٹی سی آزاد ریاست ہے وہاں کے ایک نوجوان اور ایک پادری صاحب اسلامی لٹریچر لے گئے۔ اور کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔

Tarrasa کے ایک ڈاکٹر صاحب دو تین ناجر۔ کتب لے گئے۔ ایک کارخانہ کے مالک نے گذشتہ سال میرا وہاں لیکچر کرایا تھا۔ اور وہاں کے اخبار میں میرا ایک انٹرویو بھی شائع ہوا تھا۔

کولمبیا اور Venezuela کے بعض طلباء اور بعض سیاحوں کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔

روزانہ دو یا چار وردی والے پولیس کے آدمی میرے پاس آجاتے ہیں۔ دو دفعہ خفیہ پولیس والوں نے بھی دخل اندازی کی۔ لوگ جب اسلام کے متعلق شوق اور دلچسپی کا اظہار کرتے اور کتب خریدتے تو خاکسار ان سے ان کا پتہ مانگتا تو ان میں سے بعض کی حالت قابل رحم ہوتی پولیس کے ڈر سے ہاتھ کانپ رہے ہوتے تھے اور بعض تو جلدی سے بھاگ جانے کی کرتے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں مذہبی آزادی کے سامان پیدا کرے اور سہولت بہم پہنچائے۔ آمین اللھم آمین۔ بارسیلونا کے علاوہ سپین کے دوسرے شہروں کے بعض لوگ بھی احمدیت کا لٹریچر لے گئے۔ ان کو بعد میں بذریعہ خط وکتابت انشاء اللہ تعالیٰ تبلیغ کرنے کا ارادہ ہے۔

ایک اخبار کی نامہ نگار خاتون بھی کتب لے گئیں۔ ایک انٹرویو کے لئے بھی مجھے کہا۔ ایک خاتون جو کتب پڑھ چکی ہیں۔ ایک روز قیام گاہ پر آئیں۔ . . . . انہیں تین گھنٹہ اسلام کی تعلیم۔ اور اسلامی ارکان سے آگاہ کیا۔

ایک روز ایک میاں بیوی نے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ ایک روز میں نے بندرگاہ پر کھڑے ہو کر تبلیغ شروع کر دی اور لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ ایک دوست نے اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ بہت سے لوگ جمع ہو جاتے تھے اور دو تین گھنٹہ ان میں اسلام کے اصول کے متعلق بیان کیا جاتا رہا۔

بندرگاہ پر ایک انگریز ڈاکٹر کو اسی طرح ایک اور انگریز دوست کو جو لنڈن مسجد کے قریب رہتے ہیں۔ تبلیغ کی خاطر ان کو وہاں کے مشن کا ایڈریس دیا۔ انہوں نے وہاں جانے کا وعدہ کیا۔

دو مورش مسلمانوں نے احمدیت کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کیا۔ ایک ورکشاپ کے مالک نے کتاب خریدی اور مجھے ورکشاپ جانے کی دعوت دی ہے۔ ایک کارخانہ کے مالک نے دو کتب حاصل کیں۔ اور مجھے اپنا پتہ دیا ہے۔ اسی طرح ایک اور تاجر نے بھی دو کتب لی ہیں اور مجھ سے گفتگو کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

ایک ہوٹل میں تین چار اشخاص کو تبلیغ کی دو خواتین پانامہ اور جنوبی امریکہ کی تھیں انکو اسلام کا اقتصادی نظام دیا۔ اسی طرح فرداً فرداً اور دو موقعے تبلیغ کے میسّر آئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری حقیر سعی میں برکت ڈالے اور ہماری کامیابی عطا فرمائے۔ اور لوگوں کو اپنے وجود حقیقی کی معرفت حاصل ہو۔ لوگ اسلام کو قبول کریں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں۔ تا انکو حقیقی نجات حاصل ہو۔ آمین اللھم آمین۔

مغرب پر اسلام کے اثرات

بی بی سی کے ایشیائی پروگرام کے تحت حال ہی میں سینٹ کالج کے ڈاکٹر جی ایس لوئیس اور لنڈن یونیورسٹی میں مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کی تاریخ کے پروفیسر کے درمیان ایک مباحثہ نشر ہوا تھا جس میں بتایا گیا کہ سائینس اور طب اور ریاضیات کے میدانوں میں یورپی تہذیب کی ترقی پر اسلامی طرزِ فکر کا بڑا گہرا اثر پڑا ہے۔

پروفیسر لوئیس نے بتایا کہ وہ دستور فلسفہ جسے اسلامی کہا جاتا ہے بلا شرکت غیرے عربوں نے نہیں لکھا تھا اگرچہ وہ عربی زبان میں ہی لکھا گیا تھا۔ ان میں سے بعض فلسفی ترکی ایرانی تھے یا دوسری اقوام سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان میں سب ہی مسلمان نہیں تھے۔ ادب آرٹ تعمیرات اور موسیقی میں اسلامی دنیا کے ذہنی کارناموں سے یورپ عربوں کے اسپین اور سسلی فتح کرنے کے بعد روشناس ہوا۔ لیکن سائنس۔ طب اور ریاضیات میں اسلامی اثرات بڑے دور رس تھے۔ ڈاکٹر لوئیس نے بابائے الجبرا خوارزمی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں نے اس میدان میں جو بنیادی خدمات انجام دی ہیں وہ ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہیں انہوں نے کہا کہ بڑا تحفہ جو عربوں نے مغرب کو دیا ہے وہ ریاضیات میں صفر کے استعمال سے اس کو آگاہ کرنا ہے۔ یہ محض خوارزمی کی ہی دریافت نہ تھی اس نے بھی برِّصغیر پاکستان و ہندوستان سے معلوم کیا تھا۔ لیکن صفر کی اہمیت اس نے ہی پہلی مرتبہ معلوم کی ہے اس لئے وہ ستائش کا مستحق ہے۔ اہلِ مغرب سے کم سے کم ڈھائی سو سال قبل عربوں کو "صفر" معلوم ہو چکا تھا۔ بارہویں صدی میں کہیں جاکر مغربی حساب دانوں نے اعداد اور صفر کو شامل حساب کرنا شروع کیا۔ ڈاکٹر لوئیس نے کہا کہ

" ریاضیات کے علاوہ بھی مسلمانوں نے علوم و فنون میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ رازی صرف فلسفی نہیں تھے۔ ابن سینا اور ابن سینہ کی طرح طبیب بھی تھے۔ چنانچہ چیچک اور خسرہ پر ان کا مقالہ تحقیقی ان دو بیماریوں پر پہلا واضح بیان ہے۔ اس مقالہ کا لاطینی، انگریزی، فرانسیسی اور یورپ کی دیگر تمام زبانوں میں ترجمہ ہوا تھا اور ۱۴۹۸ء اور ۱۸۶۶ء کے درمیانی عرصہ میں اس کی چالیس مختلف اشاعتیں ہوئیں پھر ابوالقرشی نامی ایک مشہور سرجن نے سرجری (جراحی) پر ایک جامع مقالہ تحقیق سپرد قلم کیا تھا۔ جسے آکسفورڈ یونیورسٹی کے مطبع نے ۱۷۷۸ء میں بحیثیت نئی درسی کتاب کے شائع کیا۔ الکیمیا جو بعد میں نامیات کہلائی۔ اس کی زیادہ فرہنگ عربی تھی۔ چنانچہ اس کے تمام الفاظ "ال" سے شروع ہوتے ہیں مثلاً الکلی وغیرہ.. آبپاشی کے سائنسی طریقے مسلمانوں نے ہی مشرق وسطیٰ سے لاکر اسپین اور سسلی میں رائج کئے۔ اور انہوں نے چاول اور گنّے وغیرہ کی نئی فصلیں بونے کا بھی رواج دیا۔

پروفیسر لوئیس نے کہا کہ کتابوں کی دنیا میں " الف لیلیٰ" کے ترجموں نے یورپی قارئین پر بڑا فوری گہرا اور دیرپا اثر ڈالا۔ اگرچہ خود عرب ممالک میں اسے کبھی اونچے درجے کے ادب میں شمار نہیں کیا گیا۔ غالباً اس نے بالواسطہ طور پر یورپ کی مشہور تصانیف مثلاً سوکفٹ کی "گلیور کے سفر" مانٹیسکو کی "لیٹرز پرسینز" اور والٹائر کی " ذادک " کے لکھنے کی تحریک پیدا کی۔ مقررین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ قرون وسطیٰ میں اسلامی دنیا نے علوم و فنون کے میدان میں مغربی تہذیب کے ارتقاء و عروج میں بڑا نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ بلکہ پروفیسر لوئیس کا خیال یہ ہے کہ اسلامی دنیا کی خدمات اس ضمن میں اس قدر وافر ہیں۔ کہ اگر مغربی دنیا کبھی عالم وجود میں نہ آتی تو مشرق کی حالت زیادہ دگرگوں نہ ہوتی جبکہ بغیر اسلامی دنیا کی مدد کے مغرب کی حالت آجکل بالکل مختلف ہوتی ہے

(الجمعیتہ ۱۲ جولائی ۱۹۵۸ء)

ذہانت

" ذہانت دراصل نتیجہ ہے کامل توجہ کا۔ اگر ہم کامل توجہ کی عادت ڈال لیں تو لازماً ہمارے اندر ذہانت پیدا ہوگی اور یہ ذہانت پھر ایک مقام پر ٹھہر نہیں جاتی بلکہ ترقی کرتی رہتی ہے "۔

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ مندرجہ الفضل 12/39 27)

غیر مبائعین حضرات کی متضاد روش

مدیر "صدق جدید" لکھنؤ کے تبصرہ پر ایک نظر

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلفیہ اعلان

جماعت احمدیہ کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ وہ مہدی اور مسیح موعود ہیں جس کے ظہور و بعثت کی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی چنانچہ خود حضرت مرزا صاحب علیہ السلام حلفیہ طور پر اعلان فرماتے ہیں کہ:-

"میں اُس خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔" (ملفوظات جلد اول ص۱۳۱)

نیز فرمایا:-

"میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

مسیح موعود کے انکار کی شناخت

اور اُن لوگوں کے بارہ میں جو آپ کے دعویٰ ماموریت کا انکار کرتے ہیں۔ فرمایا:-

"خدا تعالےٰ نے مجھے مامور اور مسیح موعود کے نام سے دنیا میں بھیجا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرنے والے ہیں۔ وہ میری نہیں خدا تعالےٰ کی مخالفت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات ص۱۸۱)

نیز فرمایا:-

"میرا انکار میرا نہیں۔ بلکہ یہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ اللہ تعالےٰ کو جھوٹا ٹھہراتا ہے۔" (الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۷ء)

الگ جماعت کا قیام

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے اس دعویٰ مجددیت و مسیحیت پر جو لوگ ایمان لے آئے اور خدمت دین اور اشاعت اسلام کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے میدانِ عمل میں نکل آئے۔ اُن کی ایک الگ جماعت قائم کی گئی جس کا نام "جماعت احمدیہ" رکھا گیا۔ معاندین احمدیت کی شدید مخالفت اور ظلم و تعدّی کے باوجود یہ جماعت بڑھنے لگی۔ اور دنیا میں پھیلنے لگی اور آج خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تبلیغی کارناموں کے نتیجہ میں اس جماعت نے دنیا میں ایک خاص مقام اپنے لئے پیدا کر لیا ہے۔ اور جماعت کا ہر قدم ترقی کی طرف ہی اُٹھتا چلا جا رہا ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ الٰہی بشارتوں کے مطابق اس جماعت کا مستقبل نہایت ہی شاندار اور روشن ہے۔

مخصوص اعتقادی اور امتیازی عملی تعلیم

چونکہ جماعت احمدیہ ایک زندہ خدا۔ زندہ اسلام اور زندہ رسول صلعم کو ماننے والی ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی روحانی زندگی کے ایک روشن ثبوت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام پر بھی ایمان رکھنے والی ہے اس لئے اعتقادی اعتبار سے اس جماعت کو مسلمانوں کے دوسرے فرقوں پر ایک نمایاں تفوق حاصل ہے۔ دوسری طرف یہ جماعت اشاعت اسلام کے مبارک کام کو ہر قسم کی قربانیوں کے ساتھ انجام دے رہی ہے۔ جس سے مسلمانوں کی دوسری جماعتیں محروم ہیں۔ اس لئے عملی لحاظ سے بھی اس جماعت کو دوسروں سے امتیاز حاصل ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ ایک امام کے تابع اور ایک مرکز پر جمع ہے۔ اور وہ اپنے ایک مخصوص پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ بعض لوگ جو نہ خود کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی کو کچھ خدمت اسلام کا کام کرتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ کبھی کبھی اپنے اندر اسلام کا جوش محسوس کر کے واعظانہ انداز میں فرما دیتے تھے کہ کاش اس جماعت کے اعتقاد بھی ہمارے جیسے ہوتے اور یہ لوگ مسلمانوں کی دوسری جماعتوں سے علیحدہ نہ رہتے۔ مگر حقیقت میں اُن کی اس نصیحت کا مآل صرف یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی خصوصیات کو ترک کر کے آہستہ آہستہ دوسرے فرقوں میں جذب ہو کر اُن کا حصہ بن جائے۔ اور اشاعت اسلام کے بابرکت کام سے باقی مسلمانوں کی طرح دست بردار ہو جائے اور مسلمانوں کی یہ ایک زندہ۔ متحد اور فعال جماعت بھی بیکار اور جامد ہو کر رہ جائے۔ خدا نہ کرے کہ جماعت احمدیہ کبھی ایسا وقت آئے!!

جماعت احمدیہ کی دو شاخیں

جماعت احمدیہ کی وہ شاخ جو مبائعین کہلاتی ہے۔ جس کا مرکز قادیان ہے اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے جملہ دعاوی پر ایمان رکھنے والی جماعت ہیں خلافت کی قائل اور اُس کے دامن سے وابستہ ہے۔ وہ ہمیشہ برملا جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد کو پیش کرتی۔ اور اُس کی امتیازی عملی تعلیم پر قائم ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان نے ہمیشہ ببانگ دہل اعلان کیا کہ مامور ربانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اس صدی کے مجدد۔ مہدی اور مسیح ہیں۔ اور وہ نبی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے الہامات میں آپ کو نبی کے نام سے پکارا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آپ کو "نبی اللہ" قرار دیا ہے ہاں آپ کی یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض روحانی سے حاصل کردہ ہے۔ اسلام کی زندگی اور برتری کے ثبوت میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے وجود گرامی کو دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور آج اس طریق عمل کے نتیجہ میں غیر مسلموں کا رجحان نہ صرف اسلام کی طرف ہو رہا ہے بلکہ وہ اسلام میں برضا و رغبت خود داخل ہونے کی سعادت بھی حاصل کر رہے ہیں اللھم زد فزد۔

مگر اس کے برعکس جماعت احمدیہ کی دوسری شاخ جو جماعت میں خلافت کے قیام کی منکر ہو گئی۔ اور اُس نے مرکز قادیان سے تعلق منقطع کر کے لاہور میں اپنا علیحدہ مرکز قائم کر لیا۔ انہوں نے نہ صرف عقائد میں کمزوری دکھائی۔ بلکہ عملی تعلیم کا بھی وہ امتیاز قائم نہ رکھ سکی جس کی توقع حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی جماعت سے رکھی تھی۔ کہ

"اللہ تعالےٰ ایک جماعت الگ بنانا چاہتا ہے۔ اسلئے اس کی منشاء کی کیوں مخالفت کی جائے جن لوگوں سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے بار بار اُن میں گھسنا بھی تو اُس کے منشاء کے مخالف ہے۔"

(البدر ۲ر فروری ۱۹۰۳ء)

نیز فرمایا:-

"تم اگر ملے رہے۔ تو خدا تعالےٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت اگر الگ ہو۔ تو پھر اُس میں ترقی ہوتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ر اگست ۱۹۰۲ء)

جماعت غیر مبائعین لاہور نے نہ صرف خلافت کا انکار کیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا بھی انکار کر دیا۔ اور آپ کی بعثت کو اس رنگ میں پیش کرنا شروع کیا کہ آپ کا ماننا نہ ماننا قریبًا برابر ہے۔ اور امتیازی عملی تعلیم کو نظر انداز کرتے ہوئے دوسرے مسلمانوں میں گھسنا چاہا۔ تاکہ اُن سے مالی اور سیاسی فوائد حاصل کر سکیں۔ مگر اُن کی حالت اس شعر کی مصداق بن کر رہ گئی ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

جماعت مبائعین سے تو نکلے ہی تھے۔ غیر احمدی بھی خوش نہ ہوئے۔ اور بعض نے تو اُن کے مشکوک نظریات کو دیکھ کر سخت الفاظ سے بھی ان کو یاد کیا۔ مگر اُن کی اس "مداہنت کی پالیسی" کے نتیجہ میں اُن کو کوئی "ترقی خاص" حاصل نہ ہو سکی۔

اہل پیغام کی اپنی موجودہ روش پر نظر ثانی

حال ہی میں ۶ر جون کو ڈاکٹر غلام محمد صاحب غیر مبائع نے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ اُس میں آپ فرماتے ہیں:-

"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی ایسا شخص دُنیا میں آئے اور دعوےٰ کرے کہ مجھے خدا نے کھڑا کیا ہے۔ تو آیا اُس کے ماننے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ مانا کہ اُس کا وجود آمنت باللّٰہ میں شامل نہیں اور اُس کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔ اور اُس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔ لیکن کیا اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ اُس کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہے اور خدا نے اُس کو مامور کر کے ایک عبث فعل کیا ہے۔ کم از کم سننے والوں پر اس کا یہ اثر ضرور پڑتا ہے۔ کہ یہ ایک غیر ضروری چیز ہے میں بڑے زور سے کہوں گا۔ کہ مامور وقت کو ماننا ضروری ہے اس کی اتباع کے بغیر نہ تو اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھائی دے سکتا ہے اور نہ ہی قوم کی اخلاقی و روحانی تربیت ہو سکتی ہے۔ خدا نے ہر موقعہ پر حضرت مرزا غلام احمد علیہ الرحمۃ کے لئے غیرت دکھائی۔ اور ہر ایک اُس کی اہانت کرنے والا ذلیل اور اُس کے مدّ مقابل آنے والا ہلاک ہوا۔ پس ایسے الفاظ میں آپ کا ذکر نہ کرو۔ کہ جس سے آپ ایک بے حقیقت انسان معلوم ہوں ..... ایسے الفاظ سے سلسلہ کی تبلیغ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگ آپ کے وجود کو وہ اہمیت نہیں دیتے جو

آپ کا حق ہے۔ اور آپ کے دعوے پر سرسری طور پر گذر جاتے ہیں۔۔۔۔ ہمیں منفی پہلو نہیں بلکہ مثبت پہلو اختیار کرنا چاہئیے ہمیں اس بات پر زور دینا چاہئیے کہ حضرت مرزا صاحب اس صدی کے مجدد اور مسیح موعود ہیں اور مسلمان اگر ذلّت اور نکبت سے نکلنا چاہتے ہیں۔ تو اُس شخص کی آواز پر کان دھریں جو اپنے پاس سے کوئی بات نہیں کہتا۔ بلکہ قال اللہ اور قال الرسول کی طرف بلاتا ہے۔۔۔۔ ہمیں آپ کے بارہ میں معذرتانہ طریق اختیار کرنے کی ضرورت نہیں اور میں اس طریق کو بھی صحیح نہیں سمجھتا کہ ہماری خدمات دینی کو پیش کرنے سے لوگ اس سلسلہ میں شامل ہو جائیں گے۔ بلکہ ہم کو براہِ راست مجددِ وقت کے وجود کو پیش کرنا چاہئیے۔ اور آپ کی تصنیفات اور نشانات کو دنیا کے کناروں تک پہنچنا چاہئیے"۔

(پیغام صلح ۱۱ر جون ۱۹۵۸ء)

خدا کرے کہ ہمارے یہ بچھڑے ہوئے بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو ہمت و جرأت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق پائیں تاکہ دونوں جماعتوں کے اتحادِ اعتقاد و عمل کے نتیجہ میں وہ مقصود جلد حاصل ہو سکے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔

پیغام صلح کا مسیح موعود نمبر

ایک طرف تو ہمارے بھائیوں میں یہ احساس پیدا ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود گرامی کو براہِ راست دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ مگر دوسری طرف آپ کے لئے "وہ" دعائیہ "الفاظ" بھی کہنے اور لکھنے کے لئے تیار نہیں۔ جو آپ کے منصب و دعویٰ کی شان کے شایان اور ماموریں و مرسلین کے لئے بالخصوص استعمال کئے جاتے ہیں۔

ماہ مئی میں پیغام صلح کا جو "مسیح موعود نمبر" شائع ہوا۔ اس میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کی بجائے صرف "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہے۔ اور اس کا مقصد بھی یہی ہے تاکہ غیروں کی خوشنودی حاصل کی جاسکے۔ اور اس مداہنت کے نتیجہ میں وہ یہ سمجھ لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ بھی ہم ہمہ بزرگان امت کی طرح ہے۔ بقول ڈاکٹر غلام محمد صاحب آپ کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہے۔ اور خدا نے اس کو مامور کرکے ایک عبث فعل کیا ہے۔ کہ ماننے اور نہ ماننے والوں پر اس کا یہ اثر ضرور پڑتا ہے کہ یہ ایک بزرگ ہی کی چیز ہے"۔

مدیر صدق جدید لکھنؤ کا پیغام صلح کے مسیح موعود نمبر پر ریویو

محترم ڈاکٹر غلام محمد صاحب کا خیال صحیح نکلا

پیغام صلح کے اس "مسیح موعود نمبر" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں صرف "رحمۃ اللہ علیہ" کے دعائیہ الفاظ لکھنے پر مدیر "صدق جدید لکھنؤ" نے ریویو کرتے ہوئے جس نظریہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ قریباً وہی ہے جس کا اظہار محترم ڈاکٹر غلام محمد صاحب کر چکے ہیں چنانچہ مدیر "صدق جدید" رقمطراز ہیں:۔

"سرورق پر بانیٔ سلسلہ مرزا صاحب کی تصویر حسب دستور درج ہے۔ لیکن نام کے ساتھ اب کی خلاف دستور بجائے مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے صرف رحمۃ اللہ علیہ السلام کے لفظی معنے جو کچھ بھی ہوں۔ اصطلاح میں یہ دعائیہ فقرہ حضرات انبیاء کے ساتھ مخصوص ہو چکا ہے اس کے لکھنے کے معنے ہی یہ ہوتے ہیں کہ لکھنے والا اپنے اس ممدوح کو پیمبر برحق سمجھ رہا ہے جس طرح کے پیمبر اور ہو چکے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ کے اصطلاحی معنے یہ نہیں۔ یہ ممدوح کی پیمبری نہیں صرف بزرگی ظاہر کرتا ہے جماعت لاہوری یہ اصلاح کرکے اپنے کو عامۂ مسلمین سے قریب لے آئی۔ اور اسی پر مبارکباد کی مستحق ہے"۔

(صدق جدید ۲۰ر جون)

مدیر صدق جدید سے گذارش

ضمناً ہم مدیر "صدق جدید" سے گذارش کریں گے کہ ان کا یہ خیال "علیہ السلام کے لفظی معنے جو کچھ بھی ہوں۔ اصطلاح میں یہ دعائیہ فقرہ حضرات انبیاء سے مخصوص ہو چکا ہے"۔ درست نہیں۔ کیا حضرت امام حسن۔ امام حسین۔ حضرت علی علیہم السلام کے لئے "علیہ السلام" کا دعائیہ فقرہ "عام علمی اور علماء و متکلمین" استعمال نہیں کرتے؟ کیا یہ سب حضرات "پیمبر برحق" تھے؟ پھر کیا تشہد میں آنحضرت صلعم اور سب مسلمانوں کے لئے ان الفاظ میں درود وسلام نہیں بھیجتے

السّلام علیک ایّھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ السّلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصّالحین۔

اس سے یہ بات تو [illegible] ہے کہ "علیہ السلام" کا [illegible] انبیاء کرام سے مخصوص ہے۔ لیکن اگر بزعم مخالف مان بھی لیں۔ تو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ہمارے اعتقاد کی رو سے وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود "نبی اللہ" کہا ہے۔ اور اُن کو خود سلام بھیجا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں:۔

من ادرکہٗ منکم فلیقراٴ بہٖ منّی السلام۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۱)

کہ جو کوئی تم میں سے اس مسیح موعود کو پائے وہ میرا اسلام اُسے کہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے لئے "علیہ السلام" کا دعائیہ فقرہ استعمال کرنا حدیث نبوی اور آپ کے مسلّمہ اصول کے مطابق ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو "برحق مسیح موعود" اور "نبی اللہ" یقین و تسلیم کرتی ہے۔

کیا مدیر "صدق جدید" کے خیال میں جب امام مہدی آئیں گے تو اُن کے لئے "مہدی علیہ السلام" کے الفاظ استعمال کرنا درست ہوگا یا نہیں؟ کیا مدیر صدق کی رائے میں اس وقت مہدی "نبی" ہوں گے؟

امید ہے "صدق جدید" کی اشاعت میں اس بارہ میں بھی روشنی ڈالیں گے۔

مدیر صدق جدید اور غیر مبائعین کی اطلاع کیلئے

محترم مدیر صدق جدید اور غیر مبائعین بھائیوں کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خود حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں آپ سے یہ سوال ہوا۔ کہ آپ کی جماعت آپ کے لئے "علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے الفاظ استعمال کرتی ہے۔ اور کیا یہ بات جائز ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اس کا جو جواب دیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ فرمایا۔

"بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اُس پر فقرہ "علیہ الصلوٰۃ والسلام" اطلاق کرتی ہے اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور دوسروں کا صلوٰۃ اور سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اس کو پاوے میرا سلام کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا۔ صحابہؓ نے کہا۔ بلکہ خدا نے کہا۔ تو میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہوگیا۔ خود عام طور پر تمام مومنوں کی نسبت قرآن شریف میں صلوٰۃ اور سلام دونوں لفظ آئے ہیں"۔

حرفِ آخر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تذکرۃ الصدر مسئلہ کے بارہ جواب نہایت ہی واضح۔ جامع اور مانع ہے۔ امید ہے اس کی روشنی میں ہمارے غیر مبائعین بھائی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے وہ حاتی مقام و منصب کو مدنظر رکھیں گے۔ اور اس لحاظ سے آپ کے وجود گرامی کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اور اپنے منتفا و قول عمل میں بھی اصلاح کریں گے۔ غیروں کی خوشنودی کے لئے مداہنت کا طریق اختیار کرکے اپنے اعتقاد یا عمل میں تبدیلی کرنا پسندیدہ امر نہیں کامیابی و ترقی مامور ربانی کے قول و فعل کی اطاعت میں ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"اور وہ جو خدا کے مامور و مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اُس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور و مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبّر کا تم میں نہ ہو۔ تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تاتم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے۔ تم اُس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو اور پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تاتم پر رحم ہو"۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۵-۲۴)

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

پابندیٔ نماز

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے"۔

"المصلح الموعود" (الفضل ۴۸/۴/۱۲)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ کی زندگی کے مختصر حالات

آپ کے خادم محمد شریف کی زبانی!

(بتوسط مکرم یوسف علی صاحب عرفانی الاسدی)

میں جب اپنے وطن سے آیا تھا اُس وقت میری عمر ۱۱ یا ۱۲ سال کی تھی۔ اُس وقت میرے جسم پر صرف پھٹے پرانے کپڑے تھے۔ اور حالات بہت خراب تھے! ایسے حالات میں میں اپنے دل میں امید لے کر حیدرآباد شہر میں آیا اور نواب اکبر یار جنگ مرحوم کے بنگلہ پر اپنے بڑے بھائی کے پاس ٹھہرا۔ جو اُس وقت نواب صاحب کے پاس ملازم تھا۔ میں اپنے بھائی کے پاس کچھ دنوں سے ٹھہرا ہوا تھا۔ اس زمانے میں حضرت عرفانی الاسدی یہاں اکثر آیا کرتے تھے۔ اُن کے ہاتھ میں چمڑے کا بستہ ہوتا تھا اُس وقت میرے بھائی نے حضرت عرفانی صاحبؓ سے کہہ کر مجھے ان کا نمک خوار بنا دیا۔ عرفانی صاحب مجھے اپنے ساتھ لے آئے۔ باوجودیکہ میرے جسم پر پھٹے پرانے اور میلے کپڑے تھے۔ مگر انہوں نے سب سے پہلے مجھے گرانڈ ہوٹل میں اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مجھے جوار کی روٹی بھی ملنا دشوار تھی۔

میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت تصوّر کرنے لگا۔ اور آج جبکہ وہ اس دنیا میں موجود نہیں ہیں اپنی خوش نصیبی پر فخر کرتا ہوں کہ میں ایک عالم نیک اور بزرگ انسان کی خدمت میں بچپن سے لے کر اب تک رہا اُن کے سامنے صاحب اولاد ہوا۔ یہ سب برکتیں اُن کے وجود سے مجھے میسر آئیں!

میرے بزرگ آقا نے میرے لئے لاکھوں دعائیں کیں۔ اور اُن کی دعاؤں سے میں بارآور ہوا۔ سُکھ پایا۔ میں اپنے دل کی گہرائیوں میں اُن کے احسان کو پاتا ہوں۔ آپ اپنے بیٹوں سے زیادہ مجھے عزیز رکھتے تھے۔ اور مجھے اپنا بیٹا ہی سمجھ کر میری پرورش کی۔ اور انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ میں نوکر ہوں۔ میں بعض اوقات یونہی ناراض ہو جاتا تو اُس وقت وہ نہایت شفقت آمیز لہجہ میں مجھے سمجھاتے تھے۔ اور پھر اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے! اور یہ فرماتے کہ تو مجھ پر ناز کرتا ہے میرے مرنے کے بعد تمہیں پتہ لگے گا۔ اُن کے یہ الفاظ آج حقیقت بن گئے۔

شروع شروع میں میں جب حضرت عرفانی صاحبؓ کے پاس ملازم ہوا تو میری تنخواہ صرف چار روپے سکہ عثمانیہ تھی۔ اُس وقت اُن کی بیگم صاحبہ بھی حیدرآباد آئی ہوئی تھیں۔ اور اُن کے بڑے بیٹے شیخ ابراہیم علی عرفانی بھی موجود تھے۔ میں اپنی اس چار روپے تنخواہ کو بہت بڑی تنخواہ سمجھتا تھا۔ اور خدا کا شکر کرتا تھا۔ انہی دنوں میرے پاؤں پر پھوڑا ہو گیا۔ اور اُس کی تکلیف کے باعث میں چل پھر نہیں سکتا تھا۔ ایسی صورت میں علاج تو الگ چیز تھی میں کھانے پینے سے بھی محروم ہو سکتا تھا۔ کیونکہ بیماری طویل ہو گئی تھی مگر خدا عرفانی صاحب کو جنت میں اعلےٰ مقام دے۔ ...... انہوں نے میرا علاج بھی کرایا اور پوری خبرگیری بھی کی۔ آپ جب باہر جاتے تو میری صحت کے بارے میں پوچھ کر جاتے۔ اور جب واپس آتے تو میری خیریت معلوم کرتے۔ میں جب صاحب کو دیکھتا تو میری آدھی بیماری دور ہو جاتی تھی۔ بیگم صاحبہ اپنے طور پر الگ دریافت فرمایا کرتیں۔ الغرض اُن کے مدارج بلند کرے انہوں نے بھی اپنے حسن سلوک سے ایک نمایاں امتیاز میرے خیال میں پیدا کر دیا تھا۔ میں تو بیمار اور معذور تھا نہ چل پھر سکتا تھا نہ اُٹھ بیٹھ سکتا تھا۔ مگر صاحب اس حالت میں میرے لئے خود کھانا لایا کرتے تھے۔ اور فرماتے کہ اگر مجھے دیر ہو جائے تو کسی سے کھانا منگوا لیا کرو۔

میں نے عرض کی کہ اس وقت تو میں معذور ہوں اور آپ کی خدمت کرنے سے محروم ہوں مگر آپ پھر بھی مجھ پر اتنی شفقت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس قسم کی باتوں کا خیال نہ کرو یہ میرا انسانی فرض ہے۔ ایک دفعہ کسی شیطانی تحریک پر میں نوکری چھوڑ کر چلا گیا۔ میں آغا صاحب کے پاس جا کر ملازم ہو گیا۔ اس جگہ بیس روز نوکری کی مگر میرا دل وہاں نہ لگا۔ صاحب کی شفقتیں آغا صاحب کے ہاں کہاں میسر تھیں۔ چنانچہ میں ایک روز پھر صاحب سے ملنے کے لئے آیا۔ مجھ سے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے تم وہاں خوش نہیں ہو۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں میرا دل نہیں لگتا اسی لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اچھا آجاؤ۔

میں آغا صاحب کے پاس گیا۔ اور اُن سے کہا کہ میں اپنے پرانے صاحب کے پاس واپس جا رہا ہوں۔ لہٰذا میری تنخواہ جتنے روز کی ہے دے دی جائے۔ آغا صاحب نے کہا کہ ابھی پورا مہینہ نہیں ہوا پھر کبھی آکر لے جانا۔ اس پر میں نے اُن سے کہا کہ میرے صاحب کے پاس اگر کوئی ملازم صرف دو روز بھی ملازم رہتا تو صاحب اُس کی اُجرت سے بھی کہیں زیادہ اُس کو دے دیا کرتے ہیں اور آپ بیس دن نوکری کرا کے بھی نہیں دیتے۔ بہرحال میں اپنا سامان لے کر صاحب کے پاس واپس آیا۔ اور یہ پورا قصہ اُن کو سنایا۔ اس پر فرمایا:۔

خیر کوئی فکر کی بات نہیں تمہارے وہ بیس روز کی تنخواہ بھی میں دے دوں گا۔ اس واقعہ کے بعد میں نے توبہ کی اور عہد کیا کہ اپنی زندگی آپ کے قدموں میں ہی گزاردوں گا۔ اور اقرار کیا کہ پھر کبھی ایسی غلطی نہیں کروں گا۔

پچھلے دنوں حیدرآباد میں شدید ژالہ باری ہوئی اور صرف اولے ہی اولے گرتے تھے۔ میں ایک کمرے میں تھا۔ بڑا کمرہ اولوں سے بھر گیا تھا۔ میری بیوی زچہ تھی۔ اس وقت صاحب اپنے کمرے سے اُٹھ کر میرے کمرے میں آئے۔ اور دیکھ کر فرمانے لگے۔ اوہو تمہارے کمرے میں اولے ہی اولے ہیں۔ پورا کمرہ اولوں سے بھر گیا ہے۔ اور میں نے گھر میں رہ کر بھی تمہارے کمرے کا خیال نہیں کیا۔ یہ کہہ کر میری چھوٹی بچی کو اپنے کمرے میں لے گئے اور اپنا پلنگ بچوں کو دے دیا اور اپنا لحاف بھی اُن پر ڈال دیا۔ اور خود کرسی پر بیٹھ گئے۔ اور مجھے ناراض ہو کر کہا کہ تو سامان اور کتابوں کو بچا رہا ہے اور انسان سے زیادہ کتابوں اور سامان کی حفاظت کرتا ہے۔ نالائق ہے۔ میں نے عرض کی کہ آپ ضعیف اور ناتواں ہو کر بھی کرسی پر بیٹھے ہیں اور پلنگ بچوں کو دے دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ ہی انسان کا فرض ہے!

اور یہ رات تین روز نہ گذر گئے۔ جس کی وجہ سے میں بیمار ہو گیا۔ فوراً مسیح الدین کو بھیجکر ڈاکٹر رشاش کو بلایا۔ اور ڈاکٹر سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب یہ میرا سیدھا ہاتھ ہے۔ فوراً علاج کر دیجئے صاحب کی دعا سے میں جلد اچھا ہو گیا۔ آپ کی ایک ایک نیکی میرے قلب پر منقش ہے۔ مگر میں فرطِ غم سے بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

غیر مسلموں سے حسن سلوک

حیدرآباد میں پولیس ایکشن سے قبل رضاکاروں کے زمانے میں چاروں طرف گڑبڑ اور بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ ایک دن نلہ گٹہ کے رضاکاروں نے ہمارے کمپاؤنڈ پر حملہ کیا۔ ہمارے کمپاؤنڈ میں تمام ہندو تھے۔ صرف دو مسلمانوں کے گھر تھے۔ مگر ہندو دہشت زدہ تھے۔ حضرت عرفانی صاحبؓ نے ان تمام ہندوؤں کو اُوپر بلا کر اپنے کمروں میں پناہ دی۔ نلہ گٹہ کے رضاکاروں کو یہ بات معلوم ہوئی۔ تو انہوں نے چڑھائی کر دی۔ صاحب اُسی وقت بڑی ہمت کے ساتھ اُتر کر نیچے گئے اور رضاکاروں سے کہنے لگے۔ کہ اگر تم لوگوں میں ہمت ہو تو پہلے مجھے اس دروازے سے ہٹا کر پھر اندر داخل ہونا۔ دیکھو میں اکیلا ہوں اور میرے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں۔ البتہ میرے ساتھ خدا ہے۔ رضاکاروں نے کہا کہ آپ نے مسلمان ہو کر کفار کو پناہ دی ہے! آپ نے فرمایا۔ کہ اگر دشمن بھی پناہ کے لئے آجاویں تو مسلمان کا فرض ہے کہ اُن کو پناہ دی جائے اُن کو پناہ دینا اور اُن کے ساتھ نیک سلوک کرنا ہی اصل اسلامی روح ہے! اور آپ نے فرمایا کہ یہ سب لوگ شریف اور اچھے آدمی ہیں۔ میں اُن کی ضمانت دیتا ہوں۔ رضاکار یہ جذبہ دیکھ کر متاثر ہوئے۔ اور اُنہوں نے معافی مانگی اور سیدھے واپس چلے گئے! ایسے خطرناک موقع پر صاحب کی ہمت، اور بہادری دیکھ کر تمام ہندو نہ صرف خوش ہوئے بلکہ مطمئن ہو گئے۔ اور صاحب کو دعائیں دینے لگے۔ اور خوب مزے سے ڈیڑھ ماہ تک صاحب کے کمروں میں آرام اور سکون سے رہے۔ اور خود صاحب ایک چھوٹے کمرے میں جس میں دنیا بھر کا سامان بھرا پڑا تھا۔ رہے۔ جب گڑبڑ ختم ہوئی۔ تو ہندوؤں نے اپنے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگی۔ صاحب نے اُن کو رخصت کیا۔ جاتے وقت ہر بچے بوڑھے کی زبان پر تھا۔ پرماتما یعقوب علی صاحب کو اچھا رکھے اور کبھی کوئی دُکھ ان کو نہ ہو!

ان لوگوں کو پناہ دینے پر خان بہادر احمد علاؤالدین صاحب کے ایک ملازم غنی صاحب نے بھی اعتراض کیا کہ آپ نے خود تکلیف میں رہ کر ان کو کیوں پناہ دی۔ اس پر صاحبؓ نے فرمایا۔ کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں اور اگر ہو بھی تو خدا کا شکر ہے کہ میری تکلیف سے اگر خدا کی مخلوق کو آرام پہنچتا ہو تو بھی میں خوش ہوتا ہوں۔ یہ بات غنی صاحب کو بہت ناگوار معلوم ہوئی!

صاحب فرمانے لگے کہ ایک وقت غنی صاحب تم پر بھی آئے گا کہ تم بھی پناہ کے لئے میرے پاس آؤ گے۔ اور آخر میں ایسا ہی ہوا۔ کہ ایک روز غنی صاحب میرے صاحب کے پاس پناہ لینے آئے۔ اور صاحب نے اُن کو پناہ دی! (باقی آئندہ)

”نماز اور باجماعت نماز اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے“۔

”المصلح الموعود“ (الفضل ۲۳ / ۱۳۴۱ھ)

احمدیہ جماعت کے لٹریچر کے بارہ میں

ایک گرنتھ ابیٹ سکھ دوست کے قابلِ قدر تاثرات

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج مدراس

چند دن ہوئے۔ کہ احمدیہ مسلم مشن مدراس کی طرف سے جناب سردار رندھیر سنگھ صاحب بی ایس سی۔ یو ایس۔ اے انجنیئر حال نگر جوناس گر (علاقہ حیدر آباد) کی خدمت میں اُن کی خواہش پر جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھجوایا گیا تھا۔ جس میں گورمکھی کی مایہ ناز کتاب "جونویں پھل" بھی تھی۔ صاحب موصوف نے اس لٹریچر کا مطالعہ کر کے جن تاثرات کا اظہار کیا۔ وہ قارئین کرام کی اطلاع کے لئے درج ذیل ہیں:۔

"برادرم شریف احمد امینی صاحب جی

بعد آداب عرض کے واضح رائے شریف ہو۔ کہ آپ کے احمدیہ مشن کی ایک کتاب "جونویں پھل" جو کہ آپ نے عنایتی طریقہ سے بھیجی ہوئی تھی ٹھیک وقت پر دستیاب ہوئی۔ کتاب ملی۔ دیکھی۔ پڑھی اور پڑھ کر از حد خوشی اور تسکین میسر ہوئی۔ نیز اپنے دل میں درست اندازہ کیا کہ احمدیہ جماعت اور اُس کا مشن انسانیت کو ترقی اور ملاپ کرنے میں ایک اعلیٰ درجے کی بلندی اور دور اندیشی پر پہنچا ہوا ہے۔ انسانیت پرست شخصوں کے لئے آپ کی احمدی جماعت کا نام۔ اُس کے مشن کا کام اور پروگرام سمجھنا یا جاننا ہی ایک اعلیٰ زندگی کی خوراک میسر ہونا ہے۔ انصاف پسندی سے ہر ایک انسان کو آپ کی عوام کے فائدے اور ملاپ کے لئے جو قربانی من۔ تن اور دھن سے کی جا رہی ہے اُس کا شکریہ ضرور کرنا چاہیئے۔ یہ انسانی فرض ہے۔ شکریہ منظور رہو۔

رندھیر سنگھ　　$\frac{۶}{۵۸}$ ۲۹"

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ ماہ جولائی ۱۹۵۸ء میں ختم ہے

۱۴۲۴۔ مکرمی حکیم محمد سعید صاحب مبلغ جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر　۲۸ر جولائی ۵۸ئہ
۱۰۶۷۔ ″ محمود علی صاحب بھدرک (اڑیسہ)　″
۱۶۸۷۔ ″ سید بشیر احمد صاحب کلکتہ (کلکتہ)　″
۱۶۸۸۔ ″ عبدالرحمٰن صاحب احمدی بھدرواہ (کشمیر)　″
۱۶۸۹۔ مکرمہ حمیدہ سجاد صاحبہ موسی بنی مائنز (بہار)　″
۱۶۹۵۔ مکرمی انچارج صاحب جی آئی لانڈری ناظر آباد۔ لکھنؤ۔ (یو پی)　″
۱۶۹۱۔ ″ محمد بشیر الدین صاحب دستک گری (دکن)　″
۱۶۹۲۔ ″ غلام محی الدین صاحب یمن گنگلہ　″
۱۶۹۳۔ ″ محمد اکبر حسین صاحب کلکتہ (کلکتہ)　″
۱۵۴۴۔ ″ انچارج صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ　″
۱۴۱۰۔ ″ ماسٹر عبدالرزاق صاحب۔ دوکاندار بھدرواہ (کشمیر)　″
۱۱۰۲۔ ″ سید احمد رضی اللہ صاحب۔ چندبالی (اڑیسہ)　″
۱۵۸۶۔ ″ وی محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی۔ ٹرور (مالابار)　″
۱۶۹۸۔ ″ ایس۔ ایم حسن صاحب ڈھاکہ (پاکستان)　″
~~۱۶۹۴ [illegible]~~
۱۶۹۹۔ مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ پٹنہ (بہار)　۲۸ر جولائی ۵۸ئہ
۱۷۰۰۔ مکرمی منور احمد خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صالح نگر (یو پی)　″
۱۷۰۱۔ ″ ایم ظفر الاسلام صاحب بمبئی (بمبئی)　″
۱۷۰۴۔ ″ ایس کے سلطان احمد صاحب چک سکن (بہار)　″
۱۱۱۰۔ ″ بابو محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جموں (کشمیر)　″
۱۷۰۸۔ ″ شری ایس کے چوہدری صاحب انبالہ (مشرقی پنجاب)　″
۱۷۰۹۔ ″ میاں راج محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ہیچہ مرگ (کشمیر)　″
۱۵۷۵۔ ″ مرزا احمد اللہ بیگ صاحب حیدر آباد دکن　″
۱۶۷۰۔ مکرمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی شیخ حبیب اللہ صاحب یکل گام۔ (کشمیر)　″
۱۵۲۶۔ ″ جنرل سیکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ۔　″
۱۶۶۷۔ مکرمی سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ جموں (کشمیر)۔　″
۱۲۸۸۔ ″ انچارج صاحب انجمن احمدیہ۔ دہلی۔　″
۱۵۲۸۔ ″ منشی عبدالحلیم صاحب۔ دھونتا ہی (اڑیسہ)　″
~~۱۴۴۷ [illegible]~~

☆۔ ادرسیکرٹریان مال سے استدعا ہے کہ وہ اس تحریک کے لئے دعا دے کر مجھے بھجوائیں۔ اور جو رقوم وصول ہوں وہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وقفِ جدید کی مد میں ارسال کر کے مجھے براہِ راست اطلاع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے اور آپ سے زیادہ سے زیادہ اور خالص خدمات دینیہ لے کر بہترین اجر عطا فرما دے۔ آمین۔

وقفِ جدید کی اہمیت

اور احبابِ جماعت سے التماس

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے جماعت میں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی اعتبار سے خاص بیداری اور جوشِ عمل پیدا کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "وقفِ جدید" کی تحریک جاری فرمائی ہے اور اس تحریک کی اہمیت اور فائدہ کے پیشِ نظر اس کو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید سے علیحدہ تنظیم بنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ قادیان میں وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے نام سے اس کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ اس تحریک کے ماتحت مختلف حلقوں میں واقفین کو پھیلایا جائے۔ اور

"ہر مرکز سال میں پانچ ہزار آدمیوں کو اسلام میں پختہ کرے اور ان کی اصلاح و تعلیم کے کام کو مکمل کرے۔"

ہندوستان کے وسیع و عریض ملک میں مسلمانوں میں نیا جوشِ عمل، اخلاص اور تعلیم و تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ بالخصوص ہر جماعت کو ان کاموں کے لئے ایسے احباب کی ضرورت ہے جو ان کو بیدار، فعال اور زندہ رکھ سکیں۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مندرجہ ذیل طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہے:۔

۱۔ ہر مخلص احمدی جو اس تحریک میں شامل ہو سال میں کم از کم مبلغ ۶ روپے اس سکیم کے ماتحت ادا کرے۔ اگر یکمشت ادائیگی مشکل ہو تو یہ رقم قسط وار بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ جملہ رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں اس مد کی تصریح کے ساتھ بھجوائی جائیں۔ اور انجمن وقفِ جدید کے انچارج کو اس سے براہِ راست بھی اطلاع دی جائے۔

۲۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ چھ روپے سالانہ سے زائد رقم کا بھی وعدہ اور ادائیگی فرما کر زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔ اور خاندان کے ہر فرد کو اس تحریک میں شامل فرمائیں۔

۳۔ زمیندار احباب اپنی زمینوں میں سے جس قدر دینی اغراض کے لئے اس سکیم کے ماتحت وقف کریں۔ اس زمین کی سالانہ آمدنی وقفِ جدید کی انجمن کو ادا فرمایا کریں۔

۴۔ جو احباب مبلغ چھ روپے کی ادائیگی کی اکیلے توفیق نہ پائیں ان کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے کہ ایک سے زائد افراد مل کر یہ رقم سالانہ پوری فرمائیں اور وعدہ کو مل کر باقاعدہ ادا کرتے رہیں۔

۵۔ جو احباب تبلیغی جوش و تجربہ رکھتے ہوں اور قرآن کریم کا سادہ ترجمہ اور مسائل ضروریہ جانتے ہوں اور سب سے پڑھ سکتے ہوں وہ اس تحریک کے ماتحت اپنے آپ کو وقف کریں۔ تاکہ ان کو مختلف حلقوں میں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی کاموں کے لئے مقرر کیا جا سکے۔ ایسے واقفین اگر طب، کاشتکاری یا کسی ہنر کو جانتے ہوں تو زیادہ بہتر ہے ان کو مناسب گذارا دیا جائے گا۔

امید ہے احباب اس مبارک تحریک میں خود بھی شامل ہوں گے اور دوسرے احباب میں بھی تحریک کر کے ان کو اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائیں گے جملہ امراء و صدر صاحبان۔☆

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی
مالی سال کے ابتداء میں ضروری ہے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ

"چندہ جلسہ سالانہ شروع سال میں ہی ادا کرنا چاہیئے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس و دیگر سامان بروقت خرید لیا جائے"۔

لیکن اس مد میں ابھی تک بہت کم رقوم آرہی ہیں لہٰذا تمام مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل اور سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ اور اپنا چندہ جلسہ سالانہ یکمشت ادا کرکے ایک نیک مثال قائم کریں۔ تا باقی احباب جماعت کو بھی اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اگر کوئی دوست یکمشت ادائیگی کا متحمل نہ ہو۔ تو وہ بھی کم از کم دو ماہ کے اندر اندر تین مساوی قسطوں میں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کرے۔

تمام عہدے داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح کرتے ہوئے اس کی وصولی کے لئے جدوجہد کریں اور ایسے رنگ میں کوشش کریں کہ ماہ جولائی اور اگست میں بیشتر رقم وصول ہو جائے اور ستمبر کے آخر تک ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فی صدی وصول ہو جائے۔ شروع مالی سال میں ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) وقت پر روپیہ حاصل ہو جانے سے اجناس سستی مل جاتی ہیں اور وقت پر خریدی جا سکتی ہیں۔ اس طرح خرچ میں کفایت رہتی ہے۔ اور کارکن پریشانی سے بچ جاتے ہیں۔

(۲) جو جماعتیں شروع سال میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی کوشش نہیں کرتیں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی چندہ جلسہ سالانہ پورا ادا نہیں کرتیں انہیں بعد میں اس چندہ کی ادائیگی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

(۳) چندہ جلسہ سالانہ کی بروقت ادائیگی بڑے ثواب کا کام ہے۔ کیونکہ اس چندہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی جاتی ہے۔ پس ایسے نیک کام میں سبقت حاصل کرنے کی ہر مخلص احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال خاص طور پر اس ذمہ واری کی ادائیگی کی طرف توجہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ اور عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

ادائیگی زکوٰۃ اور احباب جماعت کا فرض

نماز کے بعد اسلام کی دوسری عملی عبادت زکوٰۃ ہے جس کے معنی مال کو پاک کرنے اور بڑھانے کے ہیں۔ زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کر اُسے پاک کیا جائے اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان مہیا کر کے قوم کے مقام کو بلند کیا جائے اور اس کے افراد کو اوپر اُٹھایا جائے۔

زکوٰۃ کی شرح ہر صاحب نصاب شخص پر ۲½ روپے فی صدی کے حساب سے فرض قرار دی گئی ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والا اللہ تعالےٰ کے نزدیک اُسی طرح قابل مواخذہ ہے جس طرح کہ تارک نماز۔

بعض لوگ غلط فہمی سے دیگر جماعتی چندوں کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ کوئی اور چندہ زکوٰۃ کا بدل نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر ہمارے احمدی احباب اور ہماری بہنیں اپنا محاسبہ کریں اور زکوٰۃ کے متعلق اپنی ذمہ داری کا صحیح احساس رکھتے ہوئے جائزہ لیں تو اکثر گھروں سے خدا کے فضل سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت اور ہماری بہنیں اپنا محاسبہ کر کے اس اہم فرض کی طرف متوجہ ہوں۔ کچھ عرصہ سے اس مد میں آمد کی رفتار بہت سست اور غیر تسلی بخش رہی ہے۔ اور کمی آمد کے باعث کئی ایک ضروری اخراجات رکے ہوئے ہیں امید ہے دوست اس فرض کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

درویش فنڈ، مرمت مقامات مقدسہ اور احباب جماعت کا فرض

مندرجہ بالا ہر دو تحریکات کی اہمیت کے متعلق احباب جماعت کو متعدد بار بذریعہ اعلان اخبار بدر و انفرادی و جماعتی تحریکات توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور کئی مخلصین جماعت نے تحریکات میں فراخ دلی سے حصہ بھی لیا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے ان مدات میں آمد غیر معمولی طور پر کم ہو گئی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے اکثر احباب نے ان تحریکات کی مستقل ضرورت کو فراموش کر دیا ہے۔

لہٰذا یاد دہانی کرانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کہ یہ ہر دو تحریکات مستقل نوعیت کی ہیں۔ جس طرح قادیان کی آبادی اور مقامات مقدسہ کی خدمت کے لئے درویشان کے اخراجات کو پورا کرنے میں مدد کرنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اسی طرح قادیان کے مقدس ایریا کے مکانات کی مرمت کے غیر معمولی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی حصہ لینا ہر احمدی کے لئے ازبس ضروری ہے

برسات کا موسم شروع بھی ہو چکا ہے اور دارالمسیح اور احمدیہ ایریا کے متعدد ضروری مرمتوں کے کام بوجہ عدم گنجائش رکے ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت مندرجہ بالا ہر دو ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ اور عنداللہ ماجور ہوں گے۔

جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں تحریک کر کے جماعت کے ہر فرد کو ان تحریکات میں شامل کرنے کی کوشش کریں

ناظر بیت المال قادیان

تصحیح

گذشتہ اشاعت میں حث پر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی سیرت کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ:۔

"جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صاحبزادے عبدالحی صاحب کا انتقال ہوا"

واقعاتی لحاظ سے یہ درست نہیں۔ کیونکہ مکرم میاں عبدالحی صاحب کی وفات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ کی وفات کے بعد ہوئی تھی۔ اور اس واقعہ میں جس بچہ کی وفات کا ذکر ہے۔ اس سے مراد بہرحال میاں عبدالحی صاحب مرحوم نہیں۔ اس لئے اس عبارت کو اس طرح پڑھا جائے:۔

"جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک بچے کا انتقال ہوا......."

ایک مدرس کی فوری ضرورت

مدرسہ احمدیہ قادیان کے لئے ایک عربی دان معلم کی ضرورت ہے۔ خصوصیت سے علم منطق، فلسفہ اور عربی ادب کی تعلیمی مہارت رکھنے والے معلم کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ بالمقطعہ ایک سو روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ رہائشی مکان مفت دیا جائے گا۔ جماعت احمدیہ نیز غیر از جماعت معلموں کی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ اور مبلغ کی تصدیق کے ساتھ آنی ضروری ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

درخواستہائے دعا

میرے دو بھانجوں اور ایک بھانجی نے پاکستان میں میٹرک اور بی۔ اے کے امتحانات دیئے ہوئے ہیں احباب کرام ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔

قاضی عبدالحمید درویش قادیان

خبریں

بیروت ۱۴ر جولائی ۔ آج عراق میں فوجی افسران نے جو کرنل ناصر کی پالیسی کے حامی ہیں بغاوت کر کے شاہ فیصل کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا ۔ اور ملک میں جمہوری حکومت قائم کر لی ۔ کہا گیا ہے کہ بغاوت کے دوران شاہ فیصل کو گرفتار کر لیا گیا ۔

آج کی بغاوت اس روز ہوئی ۔ جس روز کہ استنبول (ترکی) میں بغداد معاہدہ کے چار مسلم ممالک عراق ۔ پاکستان ۔ ترکی اور ایران کے سربراہوں کی کانفرنس شروع ہونے والی تھی ۔ پاکستان کے صدر سکندر مرزا استنبول روانہ ہو چکے تھے ۔ عراق کے ۲۳ سالہ حکمران شاہ فیصل کو اس کانفرنس کے سلسلہ میں آج استنبول پہنچنا تھا ۔ لیکن شام تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ ان کا کیا حشر ہوا ۔ اور کہ وہ کہاں ہیں ۔ عراق کو ایک جمہوری ملک بنا دیا گیا ہے ابھی تک عراق اور اردن کی عرب یونین نے مصر اور شام کی یونائیٹڈ عرب ری پبلک کو تسلیم نہ کیا تھا مگر نئی حکومت نے قائم ہوتے ہی اس کو تسلیم کر لیا ہے ۔ قاہرہ اور دمشق ریڈیو نے براڈکاسٹ کی خبر نے بتایا کہ تین اشخاص پر مشتمل خود مختار کونسل قائم کر دی گئی ہے ۔ خود مختار کونسل نے عراق میں مقیم غیر ملکیوں کو یقین دلایا ہے ۔ کہ وہ ان کے جان و مال کی حفاظت کرے گی ۔

نئی دہلی ۔ ۱۲ر جولائی ۔ انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز کے زیر اہتمام ایک ہفتہ کے تبادلۂ خیالات میں شامل ہونے والے ۲۰ غیر ملکی طلبا کو خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نہرو نے روز گذشتہ کہا ہر ملک اپنی ایک علیحدہ عظمت رکھتا ہے ۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ اس کے علیحدہ مسائل بھی ہوتے ہیں ۔ اسی طرح افراد بھی چند علیحدہ خصوصیات کے مالک ہوتے ہیں ۔ اور یہ تمام اثرات ان پر دیر تک مرتب ہوتے ہیں ۔ اور ان سے علیحدہ ہونا مشکل ہے ۔ جس طرح غذا کا جسم پر اثر ہوتا ہے اسی طرح ایک ملک پر اس کے اپنے تنگ خیالی کا اثر مرتب ہوتا ۔

مسٹر نہرو نے کہا کہ جیسے جیسے وقت گذرتا جاتا ہے ایک قوم بہت سے ساز و سامان اور جالوں میں گھر جاتی ہے ۔ چنانچہ وہ انہیں توڑنے کی کوشش کرتی ہے تاکہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو ۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ آج دنیا کی مختلف قوموں کو چاہیئے ۔ کہ وہ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہونے کے بجائے ایک دوسرے کے دل کو جیتنے کی کوشش کریں ۔ دنیا نے دیکھا کہ گذشتہ ۵ برسوں میں حالات کہاں تک تبدیل ہو چکے ہیں ۔ یورپ اور امریکہ نے ایشیائی ملکوں پر اپنی سائنسی ترقیات سے سبقت حاصل کر لی ہے ۔ ہندوستان بھی ان ترقیات سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے لیکن یہ کام کوئی ایک رات کا نہیں ہے یورپ کو اس منزل پر پہنچنے میں ڈیڑھ سو سال لگے ہیں ۔ ہندوستان بھی ترقی کا وہی عزم رکھتا ہے ۔

واشنگٹن ۱۲ر جولائی ۔ یہاں ۱۸ر جولائی سے امریکہ اور کینیڈا کے مسلمانوں کا کنونشن منعقد ہو رہا ہے ۔ امریکہ کے ۲۰ ہزار مسلمانوں میں سے چند سو نمائندے کنونشن میں شمولیت کے لئے آئیں گے ۔ جو تین دن جاری رہے گا ۔ ان میں سے بعض پہلی دفعہ واشنگٹن میں خوبصورت اسلامی مرکز و مسجد دیکھیں گے ۔ امریکہ میں اکثر مقامات پر مسلمان آباد ہیں ۔ ڈیٹرائٹ ۔ سیکرامنٹو ۔ ٹولیڈو جیسے شہروں میں انہوں نے مسجدیں تعمیر کی ہیں ۔ امریکہ میں ۲۵ اسلامی تنظیمیں فیڈریشن میں شامل ہو گئی ہیں ۔ اس کا مقصد مسلمانوں کو منظم اور متحد کرنا ہے اور دینی تعلیمات کو فروغ دینا ہے ۔

پچھلے سال یہ کنونشن ڈیٹرائٹ میں ہوا تھا اور صدر آئزن ہاور نے خاص پیغام بھیجا تھا ۔

لندن ۔ ۱۲ر جولائی ۔ سوئس گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ سوئٹزرلینڈ کی فوج عنقریب جوہری ہتھیاروں سے مسلح ہو جائے گی ۔ فوجی محکمہ کو ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ وہ اسباب کا پتہ لگائے کہ فوج کو جوہری اسلحہ سے مسلح کرنے میں کتنا خرچ آئے گا ۔

جناب وزیر خزانہ اور ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی قادیان میں آمد

سردار ہربھجن سنگھ شہید فاضلکا کو خراج تحسین !

قادیان ۱۴ر جولائی ۔ آج سردار ہربھجن سنگھ شہید فاضلکا کو خراج تحسین ادا کرنے اور اس کے لواحقین کو پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ گورنمنٹ کی طرف سے دینے کے لئے جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر خزانہ مع شری دیودر داس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور ۔ سردار گورپورن سنگھ صاحب ایس ۔ پی گورداسپور اور دیگر سرکاری افسران ضلع دربار ڈر تشریف لائے ۔

خراج تحسین کی تقریب کالج گراؤنڈ میں چھ بجے شام شروع ہوئی ۔ اس موقعہ پر جناب پنڈت گورکھناتھ صاحب ۔ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب ، جناب پرنسپل باوا سرکشن سنگھ صاحب ۔ جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر خزانہ اور شری دیودھر داس صاحب ڈپٹی کمشنر نے تقاریر کیں ۔ اور قربانی دینے والوں کو خراجِ تحسین ادا کیا ۔ وزیر خزانہ نے علاوہ سردار ہربھجن سنگھ کے لواحقین کو پانچ ہزار روپیہ عطیہ دینے کے یہ بھی وعدہ فرمایا ۔ کہ ان کی بیوی بچوں اور والدین کی پنشن بھی لگائی جائے گی ۔ اور اُن کے آرام اور ترقی کا ہمیشہ خیال رکھا جائے گا ۔

اس موقعہ پر سابقہ فوجیوں کی بیواؤں کو سلائی کی مشینوں کے عطیے بھی وزیر خزانہ کی طرف سے دیئے گئے ۔

اس موقعہ پر بعض شعراء نے اپنا منظوم کلام بھی سنایا اور یہ تقریب آٹھ بجے کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی ۔

اعلان داخل دفتر وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز نے اپنے فیصلہ نمبر ۱۱۶ مورخہ ۲۳-۶-۵۸ میں بوجہ عدم پیروی داخل دفتر کر دی ہیں :-

۱ ۔ محمد عبد اللہ صاحب قادیان ۷۹۵ (بوجہ عدم تصدیق کی وجہ سے)

۲ ۔ یٰسین خاں صاحب کیرنگ ۸۰۵ (" ")

۳ ۔ مظہر حسین صاحب قادیان ۱۳۹۲ (عدم ادائیگی چندہ شرط اول و اعلان وصیت)

۴ ۔ احمدی زادی صاحبہ اہلیہ مظہر حسین صاحب ۱۳۰۱ (" ")

۵ ۔ محمد اسمٰعیل صاحب سنگی ۲۲۰۶ (بوجہ عدم ادائیگی شرط اول و اعلان وصیت و نادہندہ)

۶ ۔ سردار احمد خاں صاحب ساندھن ۱۶۲۲ (بوجہ عدم ادائیگی اعلان وصیت و بقایا)

۷ ۔ طاہرہ صاحبہ زوجہ محمد الیاس صاحب ربوہ نمبر ۲-۴ ۹ (بوجہ عدم تصدیق کی وجہ سے)

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)